ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد ۵
شمارہ ۲۵

اقبال ۔ مُلّا
اور حقیقت سرائے

قادیانیت
کیا ہے؟

مرزا قادیانی کے
تین جھوٹ

خلافت کی گدی
اور حکیم نور دین کا خاندان

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ہر لحظہ ہے اک یورشِ غم رحمتِ عالم ﷺ
پھیلائیے دامانِ کرم رحمتِ عالم ﷺ

مدّاح تری ذات کا ہے خالقِ کونین
توصیف ہو کیا تیری رقم رحمتِ عالم ﷺ

ہر لمحہ فزوں تر ہے پریشانیٔ خاطر
ہر سانس ہے اک شرحِ الم رحمتِ عالم ﷺ

ہے شوق کی معراج ترے در کی غلامی
رہ جائے غلاموں کا بھرم رحمتِ عالم ﷺ

انوارِ نبوّت سے ضیا بار ہوا ہے
سونا تھا پڑا طاقِ حرم رحمتِ عالم ﷺ

ہے عظمتِ کونین ترے حسن کی خیرات
افلاک ترے سامنے خم رحمتِ عالم ﷺ

حافظ بھی ہے اک چشمِ عنایت کا طلبگار
اے مہرِ عرب، ماہِ عجم رحمتِ عالم ﷺ

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد ۵ | ۲۴ تا ۳۰ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ بمطابق ۲۱ تا ۲۷ نومبر ۱۹۸۶ء | شمارہ ۲۵

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۲۱۱۶۷

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا — ۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا — ۳۷۵ روپے
سنگاپور — ۳۷۵ روپے
چاینا — ۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ — ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا — روپے
خلیجی ممالک — روپے

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری — قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ — شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی — عبدالخالق علوی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد منظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی — قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا — ہدایت اللہ
باربڈس — اسماعیل قاضی
کینیڈا — آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
برطانیہ — محمد اقبال
اسپین — راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک — محمد ادریس
ناروے — میاں اشرف جاوید
افریقہ — محمد زبیر افریقی
ماریشس — محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش — محی الدین خان

قادیانی جریدہ میں قرآنی آیات کی کھلم کھلا بےحرمتی

پی، آئی، این، ایس کا شدید احتجاج، جریدہ پر فوراً پابندی عائد کی جائے

کراچی: آج یہاں پاکستان اصلاح نوجوانان سوسائٹی پشاور کے زیر اہتمام کراچی سے شائع ہونے والے اسلام دشمن قادیانی جریدے کی قرآنی آیات کی کھلم کھلا بےحرمتی کے خلاف ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت اسرار شاہ مجروح ہوا۔ اجلاس میں کراچی سے شائع ہونے والے اسلام کے دشمن قادیانی جریدہ "ماہنامہ مسرت" کی دوسری بار قرآنی آیات کی بےحرمتی کی شدید مذمت کی گئی اس جریدہ میں اندر کے صفحہ پر قرآن مجید کی آیات چھپی ہے اور اس کے اوپر ایک طوائف کی عریاں تصویر شائع کی گئی ہے۔ جو نہ صرف آیات بلکہ پورے قرآن مجید کی کھلم کھلا توہین ہے جس سے مسلمانوں کے جذبات بری طرح مجروح ہوئے ہیں اجلاس میں کہا گیا کہ یہ حرکت ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت کی گئی ہے مزید کہا گیا کہ اخبار یا رسالہ کا ڈیکلریشن حکومت دیتی ہے اور اس میں چھپنے والا مواد انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی نظر سے گزرتا ہے اراکینِ اجلاس نے اس بات پر نہایت افسوس کا اظہار کیا کہ حکومت ایک طرف قادیانیوں کو کافر قرار دیتی ہے دوسری طرف انہیں میگزین کے ڈیکلریشن دیتی ہے انہوں نے کہا کہ حکومت کی دوغلی پالیسی قبول نہیں کی جائے گی انہوں نے پرزور مطالبہ کیا کہ اس ڈائجسٹ پر فوراً پابندی لگائی جائے۔ انہوں نے کہا اگر حکومت نے اس جریدہ کے خلاف توہین قرآن کی کارروائی نہ کی تو پی آئی این ایس آئندہ جمعہ کو احتجاجی جلسہ منعقد کرے گی۔ اس موقعہ پر سوسائٹی چیئرمین اسرار شاہ مجروح نے علماء، وکلاء، طلبہ و عوام سے اس جریدہ کے خلاف سخت احتجاج کرنے کا مطالبہ کیا اس موقعہ پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں صوبائی حکومت کے سربراہ ارباب محمد جہانگیر خان، گورنر فدا محمد خان۔ اور تمام صوبائی وزراء اور ارکان اسمبلی سے اس جریدہ کا صوبہ سرحد میں فوری پابندی کا مطالبہ کیا گیا۔

قادیانیت ہی ملک و ملت کیلئے اصل خطرہ ہے

کراچی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بلدیہ ٹاؤن کراچی کے راہنما مولانا محمد عرفان قادری نے کہا ہے کہ کوئٹہ کراچی و حیدرآباد میں حالیہ افسوسناک فسادات نے نہ صرف پرسکون زندگیوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے بلکہ مستقبل پر بھی خطرناک اثرات مرتب کئے ہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے روز اول سے قادیانیت کی نشان دہی کی تھی کہ یہ ٹولہ اپنے تیار شدہ منصوبے کے مطابق ملک میں کبھی بھی امن قائم نہیں رہنے دے گا، یہ صرف اسلام بلکہ مسلمانوں اور پاکستان کا بدترین دشمن اور بدخواہ ہے پاکستان کی تخلیق سے موجودہ فسادات تک نہ یہ کہ قادیانی ملوث ہے بلکہ اس عمل کی قیادت کرنے والا بھی یہی ناپاک گروہ ہے انہوں نے کہا کہ زبیر ارم ندیم اور شاہ بلیغ الدین اور دیگر حضرات کے بیانات سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ حالیہ فسادات میں قادیانیت کا زبردست ہاتھ ہے۔

مولانا محمد عرفان قادری، کراچی

سرگودھا بار کے صدر اور سیکرٹری سے قادیانیت نوازی پر شدید احتجاج

آج مورخہ ۱۵ نومبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے اراکین کے دفتر کراچی میں ایک اجتماع ہوا جس میں مولانا منظور احمد الحسینی ناظم نشریات کراچی نے سرگودھا بار کے صدر اور سیکرٹری کی طرف سے قادیانیت نوازی پر انتہائی نفرت اور افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ شبانِ ختم نبوت کی کارروائی کو "فتنہ گردی" کہنا اور ان کو "سماج دشمن عناصر" کے لقب سے ملقب کرنا اسلام اور مسلمانوں کی سخت توہین ہے۔ آخر میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ایسے قادیانی نواز عناصر سے عدالتوں کو پاک کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حلقہ شیرباؤ کالونی لانڈھی کے عہدہ داروں کا انتخاب

جامع مسجد اقصٰی شیرباؤ کالونی میں ایک اجلاس مولوی محمد عمر فاروقی خطیب جامع مسجد اقصٰی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ختم نبوت حلقہ لانڈھی کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔ سرپرست مولوی محمد عمر فاروقی، امیر عبدالغنی صاحب نائب امیر ڈاکٹر عظیم گل صاحب جنرل سیکرٹری جناب مقصود جان جوائنٹ سیکرٹری فیروز شاہ عابد، خان قاسم صاحب، ناظم نشر و اشاعت سرتاج صاحب، اور مندرجہ ذیل حضرات نے رکنیت اختیار کی۔ ایوب صاحب، یاد حسین صاحب، شاہ جہان صاحب تاج الدین صاحب، سید ولی اللہ شاہ، اشرف جان، سیف قر فرہاد صاحب، منیر شاہ صاحب، نواب خان، عنایت اللہ صاحب بشیر صاحب، محمد نعیم صاحب، علی محمد صاحب تمام حضرات نے عہد کیا کہ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے ہم کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

صدیق آباد (ربوہ) کانفرنس پر اپنی گمشدہ رقم وصول کر لیں!

اس دفعہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) کے موقع پر مجھے کچھ رقم ملی تھی۔ وہاں کوشش کے باوجود اصل مالک نہ مل سکا۔ یہاں آکر گوناگوں مصروفیات میں الجھا رہا۔ اب بذریعہ تحریر ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جن صاحب کی یہ رقم ہو یا جنہیں اصل مالک کا علم ہو وہ رقم کی مقدار اور تاریخ گمشدگی سے مجھے مطلع فرمائیں تاکہ بذریعہ منی آرڈر انہیں رقم بھیج کر سبکدوش ہو سکوں۔

(پروفیسر حافظ محمد یوسف)

شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج جوہر آباد

ضلع خوشاب

پانچویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوّت کانفرنس

مُسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) کی جھلکیاں

(صدیق آباد ربوہ کی ڈائری، رپورٹ قاری شبیر احمد عثمانی)

★ حضرت الامیر مولانا خان محمد صاحب ۱۷ اکتوبر کو صبح دس بجے جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی پنڈال میں تشریف لائے تو ملک بھر سے شمع ختم نبوت کے پروانوں نے حضرت اقدس کا پُرتپاک استقبال کیا۔ اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔

★ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری کانفرنس سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ربوہ تشریف لائے اور کانفرنس کے انتظامات اپنی نگرانی میں کراتے رہے اور کارکنوں کو ہدایات جاری فرماتے رہے۔ یہ مولانا کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے کہ امسال کانفرنس حاضری کے لحاظ سے پہلے کی نسبت بہت کامیاب رہی۔

★ کراچی سے لیکر پشاور تک کے جماعت کے مبلغین حضرات ۱۵ اکتوبر کو مسلم کالونی ربوہ میں اپنے اپنے تبلیغی دورے مکمل کر کے کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

★ مولانا احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صوبہ سندھ سے اپنے قافلے کی قیادت فرماتے ہوئے تشریف لائے تو عوام نے اُن کا والہانہ خیر مقدم کیا۔

★ کوئٹہ سے جناب فیاض حسن سجاد بلوچستان کی جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے قافلہ کے ہمراہ تشریف لائے۔

★ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا اپنے سیکڑوں کارکنوں کے ساتھ کانفرنس میں تشریف لائے۔

★ گوجرانوالہ، سرگودھا، حافظ آباد، جھنگ، فیصل آباد سے آئے ہوئے سیکڑوں رضا کاروں نے کانفرنس کے انتظامات اور مہمانوں کے خورو نوش کے لئے بروقت مستعد رہے۔ اور بڑی جانفشانی کے ساتھ کانفرنس کا کام کیا

★ فیصل آباد کے قاری محمد ابراہیم صاحب مدرسہ امام المدارس، جھنگ سے مولانا غلام حسین صاحب، سرگودھا سے مولانا طوفانی، ڈاور سے حاجی حضر حیات صاحب نے جو رضا کار کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں بھیجے انہوں نے خوب لگن کے ساتھ کام کیا۔

★ کانفرنس کے پنڈال کے اندرون و بیرون بڑے بڑے خوبصورت بینر اور کتابوں کے سٹال لگے ہوئے تھے بینروں پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے مختلف مطالبات اور نعرے درج تھے۔ ان میں اکثر بینر صاحبزادہ طارق محمود صاحب ابن مولانا تاج محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھوائے اور خود لگوائے۔

★ استقبالیہ گیٹ کے ساتھ فیصل آباد تنظیم طلباء تحفظ ختم نبوت پنجاب میڈیکل کالج کے محترم ڈاکٹر قاری صولت نواز صاحب اور حافظ محمد اسلم صاحب نے فری ڈسپنسری قائم کی جو کانفرنس کے موقع پر دن رات کھلی رہی اور شرکاء کانفرنس کی اعلیٰ ترین خدمت کرتے رہے۔

★ سٹیج پر بیٹھے ہوئے تمام مکاتیب فکر کے علماء کرام کو دیکھ کر عوام محظوظ ہو رہے تھے۔ اور تقریروں کے دوران جذباتی اور ایمان افروز نعرے لگا رہے تھے۔

★ مردان سے مولانا غازی محمد یونس صاحب کی قیادت میں آنے والے سیکڑوں پٹھانوں کے جذبات نے کانفرنس کے سامعین کو انتہائی محظوظ کیا۔ پٹھانوں کا یہ قافلہ غازی محمد یونس کی تقریر کے بعد جونہی ربوہ کا رُخ کرنے لگا تو ضلعی ومقامی انتظامیہ نے انہیں مطالبات تسلیم کرنے کی یقین دہانی کرائی جس سے یہ حضرات واپس آگئے

★ مولانا فضل الرحمان کوان کے احباب اور کارکنوں نے دریائے چناب کی چُونگی تک جلوس کی شکل میں الوداع کیا۔

★ ضلعی ومقامی انتظامیہ کے افسران اور پولیس کی بھاری جمعیت کانفرنس کی تمام نشستوں میں اپنے فرائض احسن طریقے سے ادا کرتی رہی جس کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔

★ کانفرنس کی پہلی رات نشست رات ۳ بجے اور دوسری رات کی آخری نشست ۲ بجے تک جاری رہی۔

★ کانفرنس کے دوران امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ، اکابرین ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگتے رہے۔

ختم نبوت زندہ باد۔ ، مرزائیت مُردہ باد

ذکریوں نے مسلمانوں کو زخمی کر دیا!

خضدار: جھل جاؤ بلوچستان کا ایک شہر ہے جہاں مسلمانوں کے علاوہ ذکری بھی ہیں۔ پچھلے دنوں جب ذکریوں نے اپنے مربی کے ذریعہ اپنی ناپاک تبلیغ کا کام شروع کیا تو مسلمان آڑے آئے تو ذکریوں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے ان کو زخمی کر دیا تبادلہ میں فائرنگ ہوئی مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا اور وہ دو ماہ سے خضدار جیل میں ہیں۔ خضدار جھل جاؤ کے مسلمانوں اور جمعیۃ طلباء اسلام جھل جاؤ نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

قادیانیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا جائے گا

کنری پاک (نمائندہ ختم نبوت) قمر جسیم، تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے نوجوان انفارمیشن سیکرٹری جناب قمر جسیم نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کے تمام مسلمان عالم اسلام کے مکمل تعاون سے قادیانیت جیسے ناسور فتنے کو انشاء اللہ جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت — وینی پیگ کینیڈا

کینیڈا (نمائندہ ختم نبوت) پچھلے دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وینی پیگ شہر (کینیڈا) کا انتخاب ہوا جس میں درج ذیل عہدیدار چنے گئے۔ امیر: مقصود حامد صاحب، سیکرٹری جنرل: محمد جواش صاحب، اراکین: اکرم رانا صاحب، حاجی نسیم عنایت اللہ صاحب، رضا الرحمٰن درانی صاحب، ولی الرحمٰن صاحب، حاجی ایوب حامد صاحب، رانا حیدر صاحب، ارسلان ہاشمی صاحب، میاں حمید صاحب، ممتاز خان صاحب۔

ٹنڈو غلام علی میں جہاد کانفرنس

ٹنڈو غلام علی نمائندہ ختم نبوت ۱۳ نومبر ۱۹۸۶ء بروز جمعرات کو ختم نبوت چوک ٹنڈو غلام علی جہاد کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس میں مولانا لطف اللہ بھٹو بالہ، مولانا محمد حیات میرپور خاص اور مولانا محمد رمضان آزاد مبلغ حیدرآباد نے خطاب کیا۔ خطاب میں قادیانیوں کو دعوت اسلام دی گئی اور انتظامیہ سے بھرپور مطالبہ کیا گیا کہ ٹھاہن دستی میں قادیانیوں کی دکانوں سے کلمہ طیبہ کے بورڈ ہٹائے بصورت دیگر تمام تر ذمہ داری قادیانیوں اور انتظامیہ ضلع بدین پر ہوگی۔ نیز قادیانیوں کو سول اور فوج کی کلیدی اسامیوں سے ہٹانے اور مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کا مطالبہ کیا گیا۔

کنری میں کفن پوش جلوس کی تیاریاں علماء اکرام کا ہنگامی دورہ،

کنری چاک (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی مولانا محمد رمضان حفظ الرحمٰن اور تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے مولانا نذیر بلوچ نے گزشتہ جمعہ کنری کا ہنگامی دورہ کیا۔ اور قادیانی دہشت گردوں کی جانب سے برطعنی ہوئی کشیدگی پر معلومات حاصل کیں اور یوتھ فورس کے رفقاء کو کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کی اجازت دے دی نیز دو ماہ سے مطالبات کے بعد کنری شہر میں قادیانیوں کے مکانوں دکانوں سے کلمہ طیبہ و دیگر قرآنی آیات دہٹانے پر نومبر کے آخری جمعہ کو کفن پوش جلوس نکالنے کا اعلان کیا اور خود ان آیات کو ہٹانے کا عزم کیا۔ یوتھ فورس کے نوجوانوں نے بڑی تعداد میں کفن سلوانے شروع کر دیئے ہیں۔

وزیر اعظم اور ان کا وعدہ،

سیالکوٹ (پ ر) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے ہنگامی اجلاس میں مولانا محمد اسلم قریشی کی خصوصی تفتیش ٹیم کے طرز عمل پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق مولانا محمد اسلم قریشی کے قتل کا سراغ لگانے کے لئے مؤثر اور ٹھوس اقدام کرے۔ یاد رہے کہ مرکزی مجلس عمل سے وزیر اعظم جونیجو صاحب نے چار ماہ کے اندر اندر اس کیس کو حتمی نتیجہ تک پہنچانے کا وعدہ کیا تھا جو پوری ہو چکی ہے۔ ہنگامی اجلاس میں پیر بشیر احمد حافظ محمد صادق مولانا حکیم عبدالواحد مولانا انور قاسمی مولانا حامد عثمان عبیدی مولانا عزیز الرحمٰن قاسمی حبیب اسلم قریشی پروفیسر امین جاوید مرزا محمد بشیر سالار عبدالقدیر راہی حافظ محمد صدیق قاری محمد اسحٰق نعمانی اور مولانا محمد شریف قادری نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کا ایک اجلاس زیر صدارت ضلعی امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خالد خطیب جامع مسجد مرکزی مانسہرہ میں ۱۹ اکتوبر بروز جمعرات صبح نو بجے شروع ہوا۔ استاذ القرآء مولانا قاری فضل ربی صاحب نے تلاوت کلام پاک فرمائی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد منظور احمد شاہ آسی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کی سالانہ رپورٹ سنائی۔ قاری فضل ربی صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر کام کرنا ایک مسلمان پر فرض ہے۔ جو خلوص دل سے ختم نبوت کے لیے کام کرے گا۔ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ قاری صاحب کے خطاب کے بعد مولانا عبداللطیف صاحب خاکی نے بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیے کام کرنے پر زور دیا اور کہا کہ اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ عبدالرشید مجاہد نے اپنی تقریر میں وعدہ کیا کہ ہم ناموس پیغمبر کے تحفظ کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ عبدالرشید صاحب کے بعد مولانا دوست محمد صاحب منگلوری نے فرمایا اس وقت جو بے دینی کا سیلاب آ رہا ہے ہمارے نوجوان نوکری اور چھوکری کے لالچ میں گمراہ ہو رہے ہیں۔ اس وقت تمام دینی قوتوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانا وقت کا تقاضا ہے۔ جو سیاسی اور دیگر گروہ بندیوں سے پاک ہو دہریت، قادیانیت کا مل کر مقابلہ کیا جائے۔ اجلاس کے آخر میں سید منظور احمد شاہ آسی نے چند قراردادیں پیش کیں اور مجلس کے مطالبات سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ نیز حاضرین سے علماء کرام سے درخواست کی کہ قادیانیوں سے ہر قسم کا سوشل بائیکاٹ کیا کریں۔ اور قادیانی مصنوعات کے بارے میں عوام سے کہا جائے کہ وہ نہ خریدیں۔ قراردادیں حسب ذیل ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی قادیانیوں کے بارے میں تمام سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ مولانا اسلم قریشی کو برآمد کیا جائے اور مرزا طاہر کو واپس لایا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے اور مناسب سے عہدے دیے جائیں تمام قادیانی فوجی اور نیم فوجی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، فرقان فورس وغیرہ پر پابندی لگائی جائے۔ انجمن احمدیہ ربوہ کا نام منسوخ کیا جائے۔ یہ اجلاس چیرمین بلدیہ اور جملہ دیگر ممبران بلدیہ کو ہدیہ تبریک و تحسین پیش کرتا ہے۔ جنہوں نے اتفاق رائے سے ذبح کے

ہڑک کو تا قادیان ختم نبوت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب کو نکاری کے نام سے سجائی ہوئی رکھا۔ یہ اجلاس مردان کے غیور عوام کو خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے مرزا والے کو مسمار کر دیا۔ نیز یہ اجلاس ڈی ایس پی کوہستان جناب محمد اشرف خان صاحب کے پُراسرار قتل کے بارے میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کیس کی تحقیقات ہائی کورٹ سے کرائی جائیں۔ اس میں ملوث افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور اس کیس کے حقائق کو منظر عام پر لایا جائے۔ آخر میں اختتامی دعا استاذ العلماء حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب نے فرمائی۔

ایک اور ایک سو پندرہ

منڈی بہاؤ الدین (نمائندہ ختم نبوت) شاہ کالج شوگر ملز کے قادیانیوں کی ٹیکری ہے۔ ایک مبلغ ختم نبوت کے سامنے تقریباً ۱۱۵ قادیانیوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور کہا کہ ہم معافی مانگتے ہیں کہ آئندہ کے لیے ہم امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی نہیں کریں گے، آپ بھی ایک دفعہ معاف کر دیں۔ اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کتنا پکا اور سچا ہے کہ اس کے ایک داعی کے سامنے اتنے قادیانی ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئے کہ آئندہ کے لیے ایسی غلطی نہیں کریں گے۔

کڑیانوالہ کی مسجد مسلمانوں کی ہے، سیل کا حکم واپس لیا جائے۔ مسلمانوں کا مطالبہ

کڑیانوالہ ضلع گجرات (اپ ر) واقعات یوں ہیں کہ مذکورہ مسجد محلہ شمالی کڑیانوالہ ضلع گجرات میں واقع ہے اور اس کی تعمیر غالباً ۱۹۱۲ء میں ہوئی ہے۔ گویا یہ مسجد اس موضع شمالی محلہ کی پہلی مسجد ہے جو اہل سنت نے تعمیر کرائی تھی۔ اس شمالی محلہ کے کچھ افراد مرزائی ہو گئے مگر نماز مسلمان اہل سنت اور قادیانی اپنی اپنی پڑھتے رہے۔ اس مذکورہ مسجد میں دو عدد پیش امام یکے بعد دیگرے میاں کریم صاحب دوسرے سید عالم شاہ صاحب یہ دو امام کڑیانوالہ کے ہی سکونت پذیر تھے۔ ان دونوں کے فوت ہونے کے بعد مسجد میں امام کسی نے مقرر نہیں کیا۔ مگر نمازیں پڑھتے رہے۔ بحساب ۱۹۷۴ء میں جب قادیانی دلاہوری مرزائیوں کو حکومت پاکستان کی طرف سے غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس وقت سے مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ یہ قادیانی کافر ہیں چنانچہ مسجد کی چھتیں بھی زمین بوس ہو گئیں۔ جس سے ملبے کا ڈھیر لگنے سے مسجد کی صفائی نہ رہی۔ لہٰذا جب مولانا تاج الدین بسلسلہ نقشبندی سندھ سے واپس کڑیانوالہ میں تشریف لائے انہوں نے مسجد کی حالت دیکھ کر اہل محلہ کو بلا کر کہا کہ مسجد برباد ہو چکی اس کو آباد کرنا چاہیئے۔ ورنہ زوال آئے گا۔ جس پر بابو جلال شیخ ولد میاں عبدالحکیم ٹھیکیدار اور میاں محمد کلیم ولد محمد سلیم صاحب نے ذمہ لیا کہ ہم اہل محلہ کو ساتھ لیکر مسجد کو آباد اور تعمیر کریں گے۔ اس بناء پر انہوں نے مسجد کی صفائی کر کے ملبہ وغیرہ اٹھا کر ایک طرف کر کے نمازیں پڑھنے کا اہتمام کیا۔ مسجد مذکورہ میں لاؤڈ سپیکر بھی لگا دیا گیا۔ اور پانچ وقت نماز باجماعت ہونا شروع ہو گئی جس پر مرزائیوں نے واویلا کیا اور ایک درخواست ضلع کے حکام کو دی۔ جس پر علاقہ مجسٹریٹ کڑیانوالہ میں جا کر دونوں طرف سے بیانات لئے۔ ان بیانات میں مرزائی اپنی عبادت گاہ ثابت نہ کر سکے۔ تو علاقہ مجسٹریٹ صاحب نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ آپ نمازیں پڑھیں۔ اس کے بعد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ گجرات سے کڑیانوالہ گئے انہوں نے بھی انکوائری کی دونوں طرف سے بیانات لئے۔ ان کے سامنے بھی مرزائی اپنی عبادت گاہ ثابت نہ کر سکے۔ لہٰذا انہوں نے بھی مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ گویا دونوں افسران کے روبرو مسجد مذکورہ اہل سنت کی ثابت ہوئی۔ ۱۴ دن نمازیں پڑھنے کے باوجود ڈپٹی کمشنر گجرات نے اپنے حکم سے ۲۶/۹/۸۶ کو سیل مہر کرنے کا حکم کیا۔ جس پر اہل اسلام میں جوش و جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو گیا جس سے ضلع کا سکون و امن برباد ہوا تو اس کی ذمہ داری ضلع کے حکام بالا پر ہوگی کیونکہ ابھی تک کوئی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کی طرف سے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گجرات سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سیل کو کھول کر مسجد مذکور میں نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

عالمی مجلس گجرات کے مطالبات

گجرات (نمائندہ ختم نبوت) آج مورخہ ۸۶/۹/۲۴ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس دفتر واقع محلہ جامع مسجد حیات النبی میں ہوا جس میں یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئیں (۱) چوہدری منیر احمد جو کہ ضلع گجرات میں قادیانی جماعت کا امیر ہے وہ لالہ موسیٰ ایلیمنٹری کالج میں اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہا ہے اور کوشش کر رہا ہے کہ اس کا تبادلہ گجرات ایلیمنٹری کالج میں ہو جائے۔ ہم محکمہ تعلیم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کو ملازمت سے برطرف کیا جائے اور قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ (۲) مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے پاکستان بلایا جائے اور ملک کی غداری کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا جائے۔ نیز اسلم قریشی کیس میں

مولانا اللہ وسایا کی وطن واپسی

کراچی (ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا برطانیہ، کینیڈا، ڈنمارک، ناروے، سویڈن اور سعودی عرب کا ساڑھے چار ماہ کا تبلیغی دورہ کرنے کے بعد ۱۷ نومبر ملک عزیز واپس تشریف لا چکے ہیں، انشاء اللہ مولانا موصوف ۲۵ نومبر ۸۶ء سے ملتان میں اپنی تبلیغی ذمہ داریاں سنبھال لیں گے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مولانا کے تبلیغی پروگرام کے لئے مولانا عزیز الرحمٰن جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان سے رابطہ قائم کریں۔

(ادارہ)

موجودہ فسادات میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے؟

گذشتہ دنوں کراچی اور حیدرآباد میں جو خونریز فسادات ہوئے ان پر ہر محب وطن کو صدمہ ہے، اور اب ان فسادات کی تحقیق ایک تحقیقاتی عدالت کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ اس ضمن میں ان فسادات کے اسباب وعلل پر اظہار خیال کر کے تحقیقاتی عدالت کے کام میں کسی قسم مداخلت نہیں کرنی چاہیئے البتہ تحقیقاتی عدالت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ وہ مندرجہ ذیل امکانات کو بھی تحقیقات کے دوران پیش نظر رکھے۔

(۱) قادیانی گروہ جس کا اول و آخر ملک وملت کے خلاف سازشیں کرنا ہے۔ ۷۴ء کے آئینی فیصلہ اور ۸۴ء کے "امتناع قادیانیت حکم" کے بعد پاکستان اور اس کے حکام وعوام کے خلاف "زخمی سانپ" کی طرح زہر گھول رہا ہے۔ اور اس پر جو کاری ضرب لگی ہے اس کا انتقام لینے کے لئے مختلف قسم کے منصوبے تیار کرتا رہتا ہے۔ (۲) قادیانی گروہ کا سربراہ مرزا طاہر کسی مبینہ اندیشے اور خوف کی بناء پر پاکستان سے خفیہ طور پر بھاگا۔ اور اس نے اپنے آقاؤں کے یہاں جا کر پناہ لی ــــ لندن کے قریب ایک جگہ لیکر وہاں نیا قادیانی مرکز قائم کیا۔ اور اس کا نام "اسلام آباد" رکھا۔ (۳) مرزا طاہر کی تقریروں کے کیسٹ پاکستان درآمد کیے جاتے ہیں، جن میں پاکستان کے خلاف نہایت خطرناک زہر اگلا گیا ہے۔ تحقیقاتی عدالت کو ان کیسٹوں کی سماعت سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس گروہ کے عزائم پاکستان کے خلاف کس قدر زہر آلود ہیں۔ (۴) قادیانیوں نے اپریل ۸۵ء میں لندن کانفرنس کی تھی اس میں مرزا طاہر نے اپنی تقریر میں پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے کی دھمکی دی تھی۔ (جنگ کراچی ۹ اپریل ۱۹۸۵ء ہفت روزہ "لاہور" لاہور)

اسی کنونشن میں مرزا طاہر نے کہا تھا کہ " اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دیگا آپ بے فکر رہیں چند دنوں میں آپ خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو جائیگا (چٹان ۱۹ اگست ۱۹۸۶ء) (۵) انہی دنوں مرزا قادیانی نے ایک اہم اور خصوصی پیغام طبل جنگ بجاتے ہوئے یہ ہدایت کی تھی "تمام جماعت کو برق رفتاری کیساتھ اس لڑائی (پاکستان کیخلاف) شامل ہونا چاہیئے اور ضروری جدوجہد کرنی چاہیئے دنیا کے تمام ملکوں میں پاکستان کے نمائندوں اور سفیروں پر انکی حکومت کی غلطی لگاتار واضح کی جاتی رہنی چاہیئے پروٹسٹ کے ذریعے سے خطوط اور اخبارات کے ذریعے سے عرب ممالک کے تمام سیاسی نمائندوں اور سفیروں اور دوسرے نمائندوں بالخصوص اسلامی دنیا کے تمام حلقوں میں ہر سطح پر اس پیغام کو پہنچایا جائے کہ پاکستانی حکومت نے کس حد تک اسلامی بنیادوں کے منافی کارروائی کی ہے" اس کے بعد مرزا طاہر کہتا ہے یہ ایک لڑائی کا بگل ہے جو بجایا جا چکا ہے اسکی آواز بھی ہر طرف پھیلانی چاہیئے۔ (ماہی مشکوٰۃ قادیان مئی جون ۱۹۸۵ء) (۶) اسی محرم میں کراچی حیدرآباد کے سوا ملک کے ہر بڑے شہر میں خونریز فسادات ہوئے۔ نوائے وقت کی خبر کے مطابق " ان تمام واقعات میں ایسے نوجوانوں کے گروہ سرگرم عمل دیکھے گئے جنہیں ان علاقوں کے رہنے والے بھی نہیں جانتے تھے جنکی عمریں ۲۰ سے ۲۶ سال کے درمیان تھیں۔ یہ نوجوان تخریبی کارروائیوں میں اسقدر ماہر تھے کہ انکو اپنی جان کے تحفظ کیلئے دیواریں پھلانگنا، آنسو گیس شیل کو پانی کی بالٹیاں پھینک کر ناکارہ بنانا اور پولیس کی گرفت سے آسانی سے بچ نکلنے میں کامل مہارت تھی (نوائے وقت کراچی ۲ ستمبر ۱۹۸۶ء ص۱) موجودہ کراچی حیدرآباد کے فسادات کے بارے میں شاہ بلیغ الدین کا بیان: "مجھے اپنے دورے کے دوران ہر جگہ ایک ہی شکایت سامنے آئی ہے کہ غنڈہ عناصر کا ایک مخصوص گروپ موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر مختلف آبادیوں میں داخل ہوتا ہے اور فسادات کر کے فرار ہو جاتا ہے جس کے اثرات مقامی آبادی پر پڑتے ہیں۔ (جنگ ۵ نومبر ۱۹۸۶ء)

مذکورہ بالا بیانات کی روشنی میں جب ہم یہاں کے حالات دیکھتے ہیں تو اس کے پس پردہ قادیانیوں کی ہی سازش کارفرما نظر آتی ہے۔ ان تمام امور پر تحقیقاتی ٹیم اور ارباب حکومت کو بھی غور کرنا چاہیئے جب تک یہ فسادی ٹولہ پاکستان میں موجود ہے اس وقت تک یہاں کے شہری کبھی بھی امن چین سے نہیں رہ سکیں گے۔

بیرونی دنیا میں قادیانیوں کی رسوائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا برطانیہ، کینیڈا، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، سعودی عرب کا ساڑھے چار ماہ کا تبلیغی کامیاب دورہ کرنے کے بعد گزشتہ روز ملک عزیز پاکستان واپس تشریف لائے۔ آپ نے واپسی پر اپنے دورہ کے تاثرات ایک اخباری پریس کانفرنس میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت نہ صرف ان ممالک میں بلکہ پوری دنیا میں پسپا ہو رہی ہے۔ پوری دنیا کے عوام پر قادیانیت کی حقیقت منکشف ہو گئی ہے۔ اب وہ قادیانیت کو استعماری طاقتوں کے گماشتے کے طور پر جاننے اور پہچاننے لگے ہیں۔ پوری دنیا کے مسلمان قادیانیت کے خلاف سینہ سپر ہیں۔ اور اب قادیانیت بہت جلد اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے۔ جس طرح قرون اولیٰ کے منکرین ختم نبوت کا اب نام ونشان نہیں رہا۔ اسی طرح بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے کہ قادیانیت کا بھی نام تک ڈھونگا ناموں میں اور داستان تک ڈھونگی داستانوں میں۔ انہوں نے کہا کہ اس تبلیغی دورہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آٹھ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اور متعدد اجتماعات کے ذریعہ براعظم یورپ اور شمالی امریکہ کے مسلمانوں تک ختم نبوت کا پیغام پہنچایا گیا۔ ایک بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس برطانیہ کے مرکزی شہر لندن میں منعقد ہوئی۔ جس میں گلاسگو سے لندن تک کے ہزاروں فرزندان اسلام نے شرکت کی۔ کینیڈا میں چار مقامات پر ایڈمنٹسن۔ ٹورنٹو۔ مانٹریال۔ کیلگری میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئی۔ اسی طرح ناروے کے دارالحکومت اوسلو اور سویڈن کے اہم شہر میں بھی مثالی اجتماعات منعقد ہوئے۔ اور اس دورہ کی آخری کانفرنس ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن میں منعقد ہوئی جس میں ناروے۔ سویڈن۔ ڈنمارک اور مغربی جرمنی کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ ان کانفرنسوں میں عربی اور اردو انگریزی اور علاقائی زبانوں میں بیانات ہوئے۔ کانفرنسوں میں سوالات کے جوابات کے لئے بھی وقت دیا گیا۔ البرٹا یونیورسٹی ایڈمنٹسن اور کیلگری یونیورسٹی میں اجتماعات رکھے گئے۔ اسی طرح کچھ اجتماعات عرب مسلمانوں کے لئے مخصوص رکھے گئے۔ متعدد پریس کانفرنسوں میں خطابات ہوئے۔ اجتماعی و انفرادی ملاقاتوں اور مخصوص اجتماعات کے ذریعہ بھی ختم نبوت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا انگریزی اردو عربی میں لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ غرضیکہ تحریر و تقریر کے ذریعہ عالمی مجلس نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کیا۔ مستقبل قریب میں افریقہ جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا کا پروگرام زیر ترتیب ہے۔ اسی طرح اس وفد کے رکن رکین ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے ایڈیٹر جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا تاحال برطانیہ میں قیام پذیر ہیں۔ وہ وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے دفتر کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔ ان تمام ممالک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخوں کا باضابطہ قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ براعظم یورپ میں مولانا یوسف متالا کی قیادت میں مستقل بنیادوں پر بڑی تیز رفتاری سے کام جاری ہے۔ نوجوانان ختم نبوت کے نام سے، نوجوان یورپ میں کام شروع ہو گیا ہے اور برطانیہ کی سطح پر ان کا ایک عظیم اجتماع لیسٹر میں دسمبر ۸۶ء میں منعقد ہو رہا ہے جس کا تمام تر پروگرام انگریزی میں ہوگا۔ شعبہ نشر و اشاعت کے زیر اہتمام متعدد پمفلٹ و رسائل شائع ہو کر تقسیم ہو رہے ہیں۔

اسی طرح برطانیہ کے علماء کرام کی ایک جماعت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہیڈ آفس ملتان پاکستان میں رد قادیانیت پر ریفریشر کورس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ مولانا نے کہا کہ سویڈن۔ ڈنمارک اور مغربی جرمنی میں قادیانیوں نے خود ساختہ مظلومیت کا پروپیگنڈہ کر کے جہاں پاکستان کو بدنام کیا۔ وہاں انہوں نے ان ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کی مگر اب ان ممالک میں پاکستان نے وفود بھیج کر اور اپنے دیگر سفارتی ذرائع سے صحیح صورت حال معلوم کر کے قادیانیوں کو سیاسی پناہ دینا بند کر دی ہے۔ ان ممالک میں رہنے والے مسلمان، اسلام اور پاکستان کے ناطے سے قادیانیت کے خلاف بڑا مؤثر کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب یورپ میں قادیانیت کا مستقبل دھندلا پڑ گیا ہے۔

کینیڈا میں بھی قادیانیوں نے سیاسی پناہ حاصل کرنے کی غرض سے پاکستان کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈہ کیا مگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے پریس کانفرنسوں اور نجی ملاقاتوں کے ذریعہ صحیح صورت حال سے ان کو باخبر کیا اور کینیڈا حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ پاکستان میں اپنا وفد بھیج کر معلوم کرے، کہ قادیانیوں کے پروپیگنڈہ مظلومیت کی اصل حقیقت کیا ہے؟ مولانا نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت پاکستان قادیانی مظالم۔ دہشت گردی۔ تخریب کاری اور سازشی چالوں پر مشتمل بلیک پیپر شائع کرے تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ قادیانی کس طرح ظلم و ستم کر کے پاکستان کی سالمیت اور مسلمانوں کے مفادات کا قتل عام کر رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ہم انشاء اللہ بہت جلد قادیانی مظالم کی داستان ایک کتابچہ کی شکل میں شائع کر رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہم جہاں گئے وہاں پر معلوم ہوا کہ قادیانیت کے احتساب کا دائرہ مسلمانوں نے تنگ کر رکھا ہے۔ اور مسلمان قادیانیوں کے مکروہ عقائد و عزائم سے باخبر ہیں۔ عالمی پریس۔ بالخصوص عرب پریس میں قادیانیت کے خلاف بڑے وقیع مضامین شائع ہوئے ہیں۔ اور خوشی کا باعث یہ امر ہے کہ خود قادیانی بیرونی دنیا میں اختلاف و نشت کا شکار ہیں۔ قادیانیوں کا عام تأثر اپنے موجودہ سربراہ مرزا طاہر کے بارہ میں یہ ہے کہ اس نے پاکستان اور مسلمانوں سے محاذ آرائی کی شکل اختیار کر کے قادیانیت کو ایک گالی بنا دیا ہے۔ مولانا نے پاکستان کے مسلمانوں سے باہمی اتفاق و اتحاد اور بھائی چارہ کی فضا قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی صفوں میں فرقہ واریت کے عفریت کو نہ گھسنے دیں کہ یہ ان کے دشمن کی گہری سازش ہے۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

عن ابی ھریرۃ رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان مثل احد ذھبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منہ شی الا شی ارصدہ لدین ،

(رواہ البخاری ، مشکوٰۃ)

ترجمہ : حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر میرے پاس اُحد کے پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے اوپر تین دن گذر جائیں اس حال میں کہ میرے پاس اس میں سے کچھ ہو بجز اس کے کہ کوئی چیز ادائے قرض کے لیے رکھ لی جائے ۔

اُحد کا پہاڑ مدینہ طیبہ کا مشہور پہاڑ ہے۔ جو بہت بڑا پہاڑ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر اس کے برابر سونا میرے پاس ہو تو میری تمنا یہ ہے کہ تین دن کے اندر اندر اس سب کو تقسیم کر دوں ، کچھ بھی اپنے پاس نہ رکھوں ۔ تین دن کی قید بھی اس لیے ذکر فرمائی کہ اتنی بڑی مقدار کے خرچ کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ وقت تو لگے ہی گا ۔ البتہ اگر قرض ذمہ ہو اور جس کو دینا ہے وہ اس وقت موجود نہ ہو تو اس کو ادا کرنا چونکہ صدقہ سے مقدم ہے اس لیے اس کے ادا کرنے کے لیے کچھ اور محفوظ رکھنا پڑے تو دوسری بات ہے ۔

اس حدیث شریف میں جہاں ایک جانب کثرت سے صدقہ کی ترغیب ہے دوسری جانب اس سے زیادہ اہمیت قرضے کے ادا کرنے کی ثابت ہوتی ہے ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصی عادت شریفہ تھی کہ ذخیرہ رکھنے کا دھیان گذرتا ہی نہ تھا ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص خادم ، ہر وقت کے مشہور خدمت گذار ہیں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے ۔

حضرت انس رض ہی سے دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ میں کہیں سے تین پرندے آئے ۔ ان میں سے ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم کو مرحمت فرما دیا ۔ دوسرے دن وہ خادم اس پرندے کو لے کر حاضر ہوئے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں منع نہیں کر رکھا کہ کل کے واسطے کوئی چیز نہ رکھو ۔ کل کی روزی اللہ جل شانہ خود مرحمت فرمائیں گے ۔ حضرت سمرہ رض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں بعض مرتبہ دو بارگی کو محض اس لیے دیکھنے جاتا ہوں کہ کہیں اس میں کوئی چیز پڑی نہ رہ جائے اور میری موت اسی حال میں آجائے کہ وہ میرے پاس ہو (ترغیب)

حضرت ابوذر غفاری رض مشہور صحابی ہیں ۔ بڑے زاہد حضرات میں ہیں تھے ۔ مال سے عداوت کے ان سے عجیب واقعات ہیں ۔ ان سے بھی ایک حدیث نقل کی گئی ہے ۔ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے پہاڑ کو دیکھ کر یہ فرمایا کہ اگر یہ پہاڑ سونے کا بن جائے تو مجھے پسند نہیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین دن سے زیادہ ٹھہرے مگر وہ دینار جس کو میں قرض ادا کرنے کے لیے محفوظ رکھوں ، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت مال والے ہی اکثر کم ثواب والے ہیں مگر وہ شخص جو اس طرح اس طرح کرے ۔ حدیث نقل کرنے والے نے اس طرح اس طرح کی صورت دونوں ہاتھ ملا کر دائیں بائیں جانب کر کے بتائی ، یعنی دونوں ہاتھ بھر کر دائیں طرف والے کو دیدے اور بائیں طرف والے کو یعنی ہر شخص کو خوب تقسیم کرے (بخاری)

انہی حضرت کا ایک اور قصہ مشکوٰۃ شریف میں آیا ہے کہ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کی خدمت میں حاضر تھے ۔ حضرت عثمان رض نے حضرت کعب رض سے کہا کہ حضرت عبدالرحمن رض کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے ترکہ میں مال چھوڑا ہے تمہارا کیا خیال ہے کچھ نامناسب تو نہیں ہوا ۔ کعب رض نے فرمایا کہ اگر وہ اس مال میں اللہ کے حقوق ادا کرتے رہے ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں ۔ حضرت ابوذر رض کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی ، اس سے حضرت کعب رض کو مارنا شروع کر دیا کہ میں نے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے اور اس سب کو خرچ کر دوں اور وہ قبول ہو جائے تو مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس میں سے چھ اوقیہ بھی اپنے بعد چھوڑوں ۔ اس کے بعد ابوذر رض نے حضرت عثمان رض سے کہا میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے یہ حدیث تین مرتبہ سُنی ہے ۔ حضرت عثمان رض نے کہا ہاں بے شک سُنی ہے ۔

ان کا ایک قصہ بخاری شریف وغیرہ میں آیا ہے احنف بن قیس کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں قریش کی ایک جماعت کے پاس بیٹھا تھا ایک صاحب تشریف لائے جن کے بال سخت تھے (یعنی تیل وغیرہ لگا ہوا نہیں تھا) کپڑے بھی موٹے تھے ۔ ہیئت بھی ایسی ہی تھی یعنی بہت معمولی سی ۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا

مولانا محمد انور فاروقی صاحب

حالاتِ زندگی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ۵۸۳ء میں ہوئی۔ آپ ؓ کے والد کا نام خطاب تھا۔ آپ قبیلۂ قریش کی شاخ بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا ابتدائی مشغلہ مویشیوں کی دیکھ بھال، تجارت، شہسواری، نیزہ بازی، کشتی اور علم و ہنر تھا۔ آپ قریش کے ان سترہؓ افراد میں تھے جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ آپ بچپن ہی سے شریفانہ مشاغل میں حصہ لیتے تھے۔ آپ کا شمار مکے کے شریف لوگوں میں ہوتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں میرے دو وزیر ہیں ابوبکر صدیق ؓ اور عمر ؓ۔ ایک مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ (ترجمہ) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر خدا کا دین بولتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تقریباً اٹھارہؓ مقامات پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن مجید کی آیات نازل ہوئیں۔ مثلاً آیت پردہ، برأت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جنگ بدر کے قیدیوں کا فیصلہ وغیرہ۔ عدل و انصاف کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ جمعہ کی نماز کو تاخیر سے پہنچے تو فرمایا کہ میرے پاس ایک کرتا ہے دھونے اور سوکھنے میں وقت لگ گیا۔ معافی چاہتا ہوں صحابہ کرام ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ آپ ؓ کے کرتے پر جگہ جگہ پیوند تھے۔ ایک دفعہ آپ ؓ کے صاحبزادے کو لڑکوں نے پھٹے ہوئے کرتے پہننے پر طعنہ دیا۔ آپ ؓ نے خزانچی سے ایک ماہ کے قرض پر قرض دے دیں، اس نے لکھ بھیجا کہ امیر المومنین آپ ؓ لکھ دیں کہ میں کب تک زندہ رہوں گا آپ ؓ نے فرمایا کہ مجھے پلک جھپکنے کا بھی بھروسہ نہیں ہے۔ المختصر دورِ فاروقی پوری دنیا کے لیے قابلِ عمل ہے۔

قبولِ اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِعَمْرِو ابْنِ ہِشَامٍ یہ دعا مانگی (ترجمہ) اے اللہ عمر ابن الخطاب یا عمرو ابن ہشام کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔" اللہ نے دعا قبول فرمائی اور حضرت عمر ابن الخطاب کی زندگی میں انقلاب آیا جو کفار کے مشورہ کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے ارادہ سے نکلے جب راستہ میں نعیم بن عبداللہ ملے انہوں نے پوچھا تو آپ ؓ نے اپنا ارادہ ظاہر فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اپنے گھر کی خبر لو۔ مختصر یہ کہ بہن نے جب قرآن مجید آپ ؓ کے سامنے پڑھا تو آپ ؓ کی یکلخت دنیا بدل گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف اسلام ہوئے اور مرادِ رسول و داماد علی ؓ ٹھہرے۔ حضرت کرم اللہ وجہہ نے اپنی بیٹی اُم کلثوم کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس راستے سے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) گزر جائے شیطان وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے۔

خلافت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال سے قبل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا، مشورے میں مہاجرین اور انصار کے سربراہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام تجویز کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا کہ اگر اللہ مجھ سے پوچھیں گے تو میں جواب دوں گا اپنے بعد سب سے بہتر شخص کو امیر منتخب کیا اور مسلمانوں کا امیر بنایا۔ البتہ بعض صحابہ ؓ نے حضرت عمر ؓ کی سختی کی شکایت کی تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے جواب دیا کہ "عمر اس لیے سخت ہیں کہ میں نرم ہوں مگر عمر ؓ میں وہ تمام صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔ آپ ؓ نے زمام خلافت سنبھالتے ہی اہم اقدامات کیے۔ خصوصاً حضرات صحابہ کرام کے وظیفے مقرر کیے۔ اس کے بعد دیگر صحابہ ؓ کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز و اقارب کو مقدم رکھا۔

فوجی نظام

حضرت عمر فاروق ؓ نے فوجی نظام کی داغ بیل ڈالی۔ مدینہ، کوفہ، بصرہ، موصل، مصر، دمشق اور اردن میں فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔ ہر فوجی چھاؤنی میں جنگی مقاصد کے لیے چار ہزار گھوڑے تیار رہتے تھے۔ اور بعض مقامات پر قلعے تعمیر کرائے۔ فوجی افسروں اور سپاہیوں کی معقول تنخواہ مقرر کی۔ فوجیوں کے بچوں کے لیے وظائف مقرر کیے۔ سڑکوں اور پلوں کا جال بچھا دیا۔ اور ہر چار ماہ بعد سپاہی کے لیے رخصت ضروری قرار دی۔

رعایا پروری

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں رعایا پروری پر خاص توجہ دی گئی۔ کمزوروں، یتیموں، بیواؤں اور محتاجوں کی خدمت آپ ؓ کا طرۂ امتیاز ہے۔ آپ رات کو پہرہ دیتے اور بیواؤں کا پانی بھرتے اور جب ساری رعایا سو جاتی آپ ؓ ان کے جان و مال کی حفاظت کرتے، بچوں کو روتا دیکھ کر آپ کی حالت بدل گئی اپنے ہاتھوں سے کھانا پکا کر بچوں کو کھلاتے اور کھلا کر سکون کا سانس لیتے۔

ایک مرتبہ مدینہ میں زلزلہ آیا تو آپ ؓ نے کوڑا زمین پر مارا اور کہا کیا عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تجھ پر انصاف نہیں

کرتا۔ اگر دریائے دجلہ کے کنارے پر کوئی پیاسا کتا مر گیا تو قیامت کے دن عمرؓ سے اس کا بھی حساب ہوگا۔

سن ہجری کی ابتداء

سن ہجری کی ابتداء حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے ہوئی۔ سن ہجری کی ضرورت اس لیے ہوئی کہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک سرکاری تحریر پیش ہوئی جس پر صرف "شعبان" لکھا ہوا تھا۔ آپؓ نے پوچھا یہ کیسے معلوم ہو کہ کونسے سال کا شعبان مراد ہے۔ آپؓ نے مجلس شوریٰ کا اجلاس بلایا جس میں بڑے بڑے صحابۂ کرام شریک تھے۔ صحابہؓ نے اپنا اپنا مشورہ دیا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورہ دیا کہ اسلامی کیلنڈر کی ابتداء ہجرت نبوی سے ہونی چاہیے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائے دی کہ سال کی ابتداء محرم الحرام سے ہو۔ اس طرح اسلامی سال محرم الحرام ہجرت نبوی سے شروع ہوا۔ یہ عظیم کارنامہ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرہون منت ہے۔

فتوحات

حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں تقریباً [illegible] کروڑ، ۲۰ لاکھ مربع کومیٹر علاقہ فتح ہوا۔ آپؓ کے دور خلافت میں ایک ہزار چھتیس سپاہی دوران جہاد شہید ہوئے۔ مفتوحہ علاقوں میں تقریباً ۴۰۰۰ مساجد آباد کیں۔ ایران، شام، مصر، فلسطین، کرمان، مکران اور عراق کا کچھ علاقہ فتح ہوا۔ جب کہ آپؓ کا دور خلافت ۱۰ سال ۶ مہینے ۵ دن تک رہا۔ اتنی قلیل مدت میں مسلمانوں کو لاتعداد فتوحات حاصل ہوئیں۔ جو اسلامی تاریخ کا ایک ناقابل فراموش باب ہے۔

شہادت

عبداللہ بن سبا اور دیگر معاندین اسلام کی سازش کے پیش نظر ایک مجوسی غلام ابو لؤلؤ فیروز نے ۲۷ ذوالحجہ کو نماز فجر کے دوران زہریلے خنجر سے مرکز اسلام پر قاتلانہ

باقی ص۲۱ پر

ربیع الاول کے تقاضے

مولانا محمد انور فاروقی، کراچی

ماہ ربیع الاول پوری کائنات کے لیے فرحت و رحمت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل دنیا میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ظلم و بربریت کا دور دورہ تھا۔ شراب نوشی عام تھی، عدل و انصاف کا جنازہ نکل چکا تھا۔ قوم بت کی عبادت کی جاتی تھی۔ لڑکیوں کو وراثت سے محروم رکھا جاتا اور زندہ درگور کر دیا جاتا۔ ہر طرف جہالت و گمراہی کا بسیرا تھا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے بے سہاروں کو سہارا ملا، عدل و انصاف کو چار چاند لگے۔ عورتوں کو عظمت ملی، شراب کی لعنت سے نجات ملی۔ رہزن راہنما ہو گئے، جاہلوں کو علم ملا۔ امت کے پاسباں بنے۔

جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

محسن کائنات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پوری مخلوق کے لیے مشعل راہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر باعث برکت و نجات ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے آپؐ کے ذکر کو بلند فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: سو قسم ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی یہ شخص ان کو حکم نہ بنا لے اس وقت تک مومن نہیں ہوں گے۔ جب تک یہ تم اپنے باہمی جھگڑوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف نہ بنا لیں۔ پھر جو فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کر دیں اس پر اپنے دلوں میں کوئی گرانی محسوس نہ کریں اور پوری طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم کر لیں۔ (النساء: ۶۵)

حدیث پاک میں آتا ہے کہ تم اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک تمہاری خواہشات میری شریعت کے مطابق نہیں ہو جاتیں۔ ایک اور حدیث ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو میری اتباع کرتے۔ اس مختصر تمہید سے واضح ہوا کہ اصل محبت رسول، اتباع رسول ہے کیونکہ محب زبانی جمع خرچ نہیں کرتا بلکہ محبوب کے اشاروں پر گردن کٹوا دیتا ہے۔ صحابہ کرامؓ سے لے کر اولیاء کرامؒ و بزرگان دین تک محبت رسول کا مقصد اتباع رسول ہے۔

دور حاضر کا موازنہ اگر قرون اولیٰ سے کیا جائے دل پھٹتا ہے کہ جو منظر آج ہے، پہلے مساجد بھی تھیں نمازی بھی تھے اب مسجد بھی ہیں نمازی کم ہو گئے۔ پہلے خائن و بددیانت لوگوں کو انگلیوں پر گنا جا سکتا تھا اب امانتداروں کو گنا جا سکتا ہے۔ پہلے قول و فعل ایک تھا اب ظاہر و باطن میں اختلاف ہے۔ اب صرف منافقت کی پرورش ہے۔ صحابہ کرامؓ میلاد کے لمبے لمبے جلسے منعقد نہیں کرتے تھے بجلی کے قمقموں کی گہما گہمی نہیں ہوتی تھی۔ جلوس شتر و اسپ کا اہتمام نہ تھا بلکہ تصور بھی نہ تھا۔ البتہ سیدھے سادھے زمین پر بیٹھنے والے جو کی روٹی میں بادشاہی کرنے والے، صرف بات کرنے کی نہیں بلکہ جو کہتے وہ کرتے تھے۔ جو کرتے تھے وہ کہتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت پر عمل کرنے والے تھے۔ نتیجہ یہ تھا قیصر و کسریٰ کے محلات کانپتے تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عمرؓ جس راستے سے گزر جاتے شیطان وہ راستہ چھوڑ دیتے۔ بحر ظلمات بھی رکاوٹ نہ بنتے تھے۔ اور دریا پر [illegible] ڈال دیتے تھے۔ بڑے بڑے فرعونوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات

کرتے۔ در باطل پر تو جھکنا سیکھا ہی نہ تھا۔ اپنی اغراض و خواہشات کو عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا کر دیا تھا۔ صحابہ کرام کے ایک ایک ذرہ کا یہ حال تھا کہ اپنے رہن سہن نشست و برخاست، سونے جاگنے، معاملات و عبادات سے سیرت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جھلکتی تھی۔ حرف غرور و اعلان نہ تھا بلکہ خلوص نیت سے اطاعت تھی۔

حضرت امیر معاویہؓ کا واقعہ ابوداؤد شریف میں ہے

ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہؓ اور سلطنت روم کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ ہوا۔ حضرت معاویہؓ نے معاہدہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے سرحدات پر فوج کو متعین کرنا شروع کر دیا۔ تاکہ مدت معاہدہ ختم ہوتے ہی حملہ کر دیا جائے، فتح یقینی ہوگی، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسے ہی مدت ختم ہوئی حملہ کر دیا گیا، ناگہانی حملہ سے مخالفین پسپا ہونا شروع ہو گئے۔ عین اس وقت کہ کامیابی جھوم جھوم کے قدم چوم رہی تھی کہ ایک شہسوار کی پکار کانوں میں پڑی اللہ اکبر اللہ اکبر وفاء لا غدر (اللہ اکبر اللہ اکبر مومن کا شیوہ وفا ہے غدر و خیانت نہیں) یہ صحابی عمرو بن عبسہؓ تھے۔ جبکہ امیر معاویہؓ نے مدت معاہدہ ختم ہونے کے بعد حملہ کیا تھا بظاہر غدر و خیانت کی کوئی بات نہ تھی۔ لیکن صحابیٔ رسول نے یوں فرمایا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا ہے۔ جس شخص کا کسی قوم سے کوئی معاہدہ ہو تو وہ اس عہد کو نہ کھولے نہ باندھے (یعنی اس کے خلاف کوئی حرکت نہ کرے) تاوقتیکہ اس معاہدے کی مدت گذر جائے یا معاہدے کے اختتام کا کھلم کھلا اعلان کر دیا جائے، حضرت عمرو بن عبسہؓ کا مقصد یہ تھا کہ جس طرح جنگ بندی کے دوران حملہ کرنا ناجائز ہے۔ ٹھیک اسی طرح مدت کے خلاف لشکر کشی بھی ناجائز ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے حدیث حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہی سر خم تسلیم کر دیا۔ اور اس نازک فاتحانہ مرحلے سے فوراً واپس ہو گئے اور مفتوحہ علاقہ بھی واپس کر دیا۔ ذاتی رائے کو حکم پیغمبر پر بلا پس و پیش قربان کر دیا۔

مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ مہاجر صحابی ہیں۔ ایام جاہلیت میں عناق نامی عورت سے تعلقات تھے۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے مکہ مکرمہ بھیجا، عناق نامی عورت ملی اور اپنے تعلقات کا اظہار کیا۔ حضرت مرثد نے جواب میں فرمایا کہ اسلام میرے اور تمہارے درمیان حائل ہے۔ عناق نے کہا نکاح کر لیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کافرہ اور میں مسلم ہوں، اپنے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مسئلہ معلوم کر کے جواب دوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ منورہ واپسی پر استفسار کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت قرآنی نازل ہوئی ولا تنکحوا المشرکٰت حتیٰ یؤمن الخ (یعنی مشرک عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں) حضرت مرثد نے نکاح نہ کیا۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنیؓ کو سفیر بنا کر بھیجا۔ آپ کا ازار (چادر) سنت کے مطابق ٹخنوں سے اوپر تھی، آپؓ کے چچازاد بھائی نے کہا کہ آپ مکہ کے سرداروں کے پاس جا رہے ہیں، اسطرح کا لباس معیوب ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کیا خوب سنہری جملہ فرمایا "میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ازار اسی طرح ہوتا ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ عرب کے رؤسا کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ لقمہ ہاتھ سے چھوٹ کر دسترخوان پر گرتا ہے، آپؓ دوبارہ اٹھا کر سنت نبویؐ کے مطابق کھا لیتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں اسے چھوڑ دیں اور نیا لقمہ لے لیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں اپنے محبوب کا طریقہ چھوڑ دوں اور بیوقوفوں کا طریقہ اپنا لوں"۔

اب ہم ذرا اپنے گریبانوں جھانک کر دیکھیں کہ ہمارے اندر کتنا عملی طور پر عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

جہل خرد نے دن یہ دکھائے
گھٹ گئے انساں بڑھ گئے سائے

کیا ہم اتباع رسول صلی اللہ میں مخلص ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ ہمارا تو یہ عالم ہے کہ بسمان اللہ اللہ، یا برہمن رام رام، ختم بھی کھاتے ہیں، تسبیح بھی چلاتے ہیں، بن جیٹیوں کو رسم کھاتے ہیں اور پھر دعویٰ عاشقی بھی ہے، نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن قادیانیوں سے راہ و رسم، نکاح و شادی وغیرہ کے تعلقات بھی قائم ہیں۔ اور پھر دعوے مسلمانی بھی، عجب تماشا ہے۔ زنا کو نکاح سمجھتے ہیں، دشمن کو محرم اور محرم کو دشمن بدعت کو عبادت، عبادت کو ڈھکوسلہ، عیب کو ہنر اور ہنر کو عیب سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان میں نعرہ اسلام الاپا ہے، عمل صفر۔ حکومت کی طرف سے محافل سیرت، حضرات خواتین کا اہتمام ہوتا ہے لیکن عمل سراسر خلاف سنت ہوتا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ قرب قیامت اسلام زبانوں پر ہوگا، حلق سے نیچے نہیں ہوگا۔ اسلام کو صرف اقتدار کی خاطر نام لینے والو، شریعت عبادت ہے تجارت نہیں۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

تقاضائے سیرت یہ ہے کہ اپنی زندگیوں کو نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی نقل بنا لیں، تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائیں۔

اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو بھائی کا
گلے میں ڈال لو طوق محمدؐ کی غلامی کا۔

مویشی کی زکوٰۃ

حضرت مولانا محمد احمد تھانوی رح

بلوچستان اور سرحدی علاقوں میں جانوروں کے جو گلے پالے جاتے ہیں۔ شریعت مطہرہ نے ان پر بھی زکوٰۃ واجب کی ہے۔ جس کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

(۱) جنگلی جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ صرف اونٹ اونٹنی، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، بکرا، بکری، بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی، وہ شہری جانور ہیں جو قربانی کے لیے جائز ہیں۔ ان کے گلوں پر سال گزر جانے کے بعد زکوٰۃ فرض ہے اور شریعت میں ان کو سائمہ کہتے ہیں۔

(۲) جو جانور مخلوط النسل ہو اور گلے کے ساتھ شہر میں آ کر رات بسر کرتا ہو وہ اپنے ہم مثل شہری جانوروں میں شمار ہوگا۔ مثلاً اگر بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ بکریوں میں شمار ہوگا۔ اور گائے اور نیل سے پیدا ہو تو وہ گائے شمار کیا جائے گا۔ اگر اونٹنی اور زرافہ سے پیدا ہو تو اونٹوں میں شمار کیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ جنگلی نہ بن گیا ہو۔

(۳) زکوٰۃ ان جانوروں پر فرض ہوتی ہے جو سال کا اکثر حصہ جنگل میں کھا پی کر گذارتے ہوں اور گھر پر گھاس لا کر ان کو نہ کھلایا جائے۔

(۴) اگر جانوروں کو گھر پر رکھ کر گھاس کھلائی جائے خواہ گھاس قیمتاً خریدی گئی ہو یا جنگل سے مفت لائی گئی ہو تو پھر جانور سائمہ شمار نہ ہوں گے۔ اور ان پر سالانہ زکوٰۃ فرض نہ ہوگی البتہ جب ان کو فروخت کیا جائے گا۔ تو ان کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(۵) اگر نصف سال ان کو جنگل میں چراتے ہیں اور نصف گھر پر گھاس لا کر کے کھلاتے ہیں۔ تب بھی یہ جانور سائمہ نہیں کہلائیں گے اور زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔

(۶) جانوروں کا یہ گلہ دودھ کے لیے یا نسل بڑھانے کے لیے یا تجارت کے لیے ہو تب سائمہ ہوگا۔ اگر سواری کے لیے یا مہمانوں کی دعوت کے لیے پال رکھے ہوں تو سائمہ شمار نہ ہوں گے۔

(۷) سائمہ جانوروں میں جو درمیان سال میں فروخت کر دیئے گئے ہیں۔ سال کے آخر میں زکوٰۃ نکالتے وقت ان کی گنتی نہ ہوگی بلکہ یہ رقم سونے چاندی کے نصاب میں شامل کر لی جائے گی۔

(۸) اگر سائمہ جانوروں میں صرف بچے ہی بچے ہوں۔ ایسے بڑے نہ ہوں جن سے نسل کشی ہو سکتی ہے۔ تو پھر چھوٹے چھوٹے بچوں پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی۔ البتہ اگر ایک جانور بھی (نر یا مادہ) ان کے ساتھ نسل کشی کے قابل ہوگا تو پھر سب پر زکوٰۃ عائد کی جائے گی۔ اور زکوٰۃ میں وہی بڑا جانور دیا جائے گا۔ اگر وہ بڑا جانور مر جائے تو پھر ان چھوٹوں سے بھی زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔

(۹) اگر کسی کے پاس بھیڑ، بکری، دنبہ وغیرہ مختلف جانور ہیں۔ اگر ہر قسم کے جانور علیٰحدہ علیٰحدہ قابل زکوٰۃ ہیں۔ تو علیٰحدہ علیٰحدہ زکوٰۃ کے جانور دیئے جائیں گے اور اگر علیٰحدہ علیٰحدہ تعداد تو قابل زکوٰۃ نہیں ہے۔ مگر کل ملا کر اس کی تعداد کو پہنچ جاتے ہوں۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو جو جانور اکثریت میں ہوں گے۔ ان میں سے زکوٰۃ کا جانور دیا جائے گا۔ اور اگر دونوں برابر ہوں تو اس کو اختیار ہے جس میں سے چاہے دے دے مگر جو جانور زکوٰۃ میں دیا جائے وہ اپنی نسل میں سب سے عمدہ اور قیمتی ہو اگرچہ کم قیمت والی نسل سے دے سکتا ہے۔ یہی گائے اور بھینس کا بھی حکم ہے۔

سائمہ جانوروں کی قیمت کا شریعت میں اعتبار نہیں ہوتا بلکہ ان کی ذات پر نصب عائد ہوتا ہے جس کی مختصر تشریح درج ذیل ہے۔

اونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب شرعی

اگر کسی کے گلے میں صرف چار اونٹ ہوں۔ ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جس وقت پانچ اونٹ ہو جائیں گے چاہے سب بڑے بڑے ہوں چاہے چھوٹے چھوٹے، چاہے صرف نر ہوں چاہے صرف مادہ۔ پانچ پورے ہو جانے کے بعد سال کے ختم پر زکوٰۃ نصاب شروع ہوگا۔ جس کا نقشہ درج ذیل ہے۔

تعداد گلہ	مقدار زکوٰۃ
۵ سے ۹ تک	ایک بکری
۱۰ سے ۱۴ "	۲ "
۱۵ سے ۱۹ تک	۳ "
۲۰ سے ۲۴ تک	۴ "
۲۵ سے ۳۵ تک	یک سالہ اونٹنی
۳۶ سے ۴۵ تک	دو سالہ "
۴۶ سے ۶۰ تک	۳ سالہ "
۶۱ سے ۷۵ تک	۴ سالہ "
۷۶ سے ۹۰ تک	دو دو سالہ دو اونٹنیاں
۹۱ سے ۱۲۰ تک	تین تین سالہ دو اونٹنیاں

۱۲۵ سے ۱۲۹ تک	ایک بکری اور تین تین سالہ دو
۱۳۰ سے ۱۳۴ تک	دو " " " "
۱۳۵ سے ۱۳۹ تک	۳ " " " "
۱۴۰ سے ۱۴۴ تک	۴ " " " "
۱۴۵ سے ۱۴۹ تک	ایک سالہ اونٹنی ایک اور دو دو سالہ دو اونٹنیاں
۱۵۰ سے تک	تین اونٹنیاں تین تین سالہ

اگر گنتی کی تعداد ان سے بڑھ جائے تو تفصیل بالا کے مطابق دوبارہ حساب لگایا جائے گا۔ اونٹوں کی زکوٰۃ میں اگر اونٹ دیا جائے تو اونٹنی ہونی چاہیے۔ البتہ اگر نر زیادہ قیمتی ہو تو درست ہے۔

گائے بھینس کا نصاب

شرعاً گائے اور بھینس ایک ہی قسم کے جانور شمار ہوتے ہیں۔ اسی لیے ان کا نصاب بھی ایک ہی ہے۔ علیحدہ علیحدہ نہیں۔ اگر گائے بھینس دونوں موجود ہوں تو دونوں کو ملا کر نصاب دیکھا جائے گا۔ اور یہاں بھی اونٹوں کی طرح نر اور مادہ، چھوٹے بڑے کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ صرف سائمہ (جنگل میں چرانے والے) ہونا ضروری ہیں۔ جس نصاب پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

تعداد گائے	مقدار زکوٰۃ
ایک سے ۲۹ تک	معاف ہے
۳۰ سے ۳۹ "	ایک سالہ بچہ
۴۰ سے ۵۹ "	دو " "
۶۰ سے ۶۹ "	ایک سالہ دو بچے
۷۰ سے ۷۹ "	ایک سالہ ایک دو سالہ ایک
۸۰ سے ۸۹ "	دو دو سالہ دو بچے
۹۰ سے ۹۹ "	یک سالہ تین بچے
۱۰ سے ۱۹ "	دو سالہ ایک اور ایک سالہ دو بچے

غرض اسی طرح ہر تیس میں ایک سالہ اور چالیس میں دو سالہ بچہ واجب ہوتا ہے۔ درمیانی کسر معاف ہے۔

بھیڑ بکری کا نصاب

شریعت میں بھیڑ بکری، دنبہ سب ایک ہی جنس کے جانور شمار کیے جاتے ہیں۔ اس لیے اگر کسی شخص کے گلہ میں ان تینوں کو ملا کر بھی زکوٰۃ کا نصاب پورا ہو جائے گا۔ تو زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

تعداد گلہ	مقدار زکوٰۃ
ایک سے ۳۹ تک	معاف ہے
۴۰ سے ۱۲۰ "	ایک بکری یا بھیڑ
۱۲۱ سے ۲۰۰ "	دو بکری " "
۲۰۱ سے ۳۹۹ "	تین " " "
۴۰۰ سے ۴۹۹ "	چار " " "
۵۰۰ سے ۵۹۹ "	پانچ " " "

اسی طرح سیکڑہ پر ایک بھیڑ یا بکری واجب ہو گی۔ اور سیکڑہ کی درمیانی کسر معاف ہے۔ بھیڑ اور بکری کی زکوٰۃ میں نر و مادہ کی کوئی قید نہیں ہے۔ البتہ جانور جو زکوٰۃ میں ادا کرے وہ ایک سال سے کم نہ ہو اور عمدہ و فربہ جانور کو ترجیح دے۔

گھوڑے اگر سائمہ ہوں اور نر اور مخلوط رہتے ہوں تو ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ مالک کو اختیار ہے چاہے فی گھوڑا ایک دینار زکوٰۃ میں دے دے خواہ کل گھوڑوں کی قیمت لگا کر ۱/۴۰ حصہ زکوٰۃ میں ادا کر دے۔

گدھے اور خچر اگر تجارت کے لیے نہ ہوں تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ البتہ اگر تجارت کے لیے ہیں تو ان کی قیمت پر سال گذرنے کے بعد چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہوگی۔

عشر یعنی زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ

جو زمینیں کاشت ہوتی ہیں اور ان سے جو پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ شرعاً ان زمینوں کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) عشری (۲) خراجی۔ عشری زمین وہ ہے جو کافروں کا ملک فتح کر لینے کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائے۔ اور اس کی زمین غنیمت کے طور پر بانٹنے کے طور پر مسلمانوں میں تقسیم کر دی گئی ہو۔ جب تک یہ زمین مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے گی۔ عشری ہی کہلائے گی۔ اور اس کی پیداوار میں مندرجہ ذیل زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(۱) اگر زمین بارانی ہو کہ کو جس کے لیے پانی کھینچنا پڑے۔ محض بارش کے پانی سے یا دریا سے پیدا ہو جاتی ہو۔ یا حکومت نہری پانی کی اُجرت آبیانہ کے نام سے وصول نہ کرتی ہو بلکہ بالکل پانی مفت ملتا ہو اس زمین کی پیداوار میں عشر ۱/۱۰ حصہ واجب ہوتا ہے۔ خواہ غلہ پیدا ہوتا ہو، خواہ ترکاری خواہ پھل خواہ میوہ خواہ پھول سب میں دسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہوتا ہے (زمین اور باغ) دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

(۲) اگر زمین کو ڈھینکلی، رہٹ وغیرہ سے سینچنا پڑے یا نہر سے پانی کی قیمت آبیانہ کی اُجرت کے طور پر علیحدہ دینی پڑتی ہو اس زمین نصف عشر (بیسواں) واجب ہوتا ہے۔ یعنی کل پیداوار سے بیسواں حصہ ادا کرنا واجب ہے

(۳) اگر زمین بٹائی پر ہو تو کاشتکار اور زمیندار دونوں پر اپنے اپنے حصہ کی بٹائی کے برابر عشر واجب ہوگا۔

(۴) اگر زمین نقد ٹھیکہ پر دی گئی ہے تو پیداوار اٹھانے والے کاشتکار پر عشر واجب ہوگا۔

(۵) عشری زمین سے اگر شہد نکلا تو اس پر عشر واجب

باقی صفحہ ۲۶ پر

بزمِ ختمِ نبوت

اللہ اس رسالے کی مدد کر رہا ہے!

ختم نبوت رسالہ تھوڑے ہی عرصہ میں اتنا پھیلا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رسالہ کی خود مدد فرما رہا ہے خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے شہر میں ایک بھی مرزائی کا فرنہیں ہے۔ اور اگر انشاء اللہ ہمارے شہر میں کسی مرزائی نے گھسنے کی کوشش کی تو اس کو معاف نہیں کیا جائے گا

علاؤالدین ساقی دلے والا ضلع بھکر

خریدتے رہیں گے

جناب ایڈیٹر صاحب، ہم آپ کے مشکور ہیں یہ آپ کا رسالہ ہفت روزہ ہمیں ضلع خضدار میں ملتا ہے۔ یہ رسالہ ایک مفید رسالہ ہے کیوں کہ دنیا بھر میں یہی رسالہ پایا جاتا ہے۔ ہم یہ رسالہ ہر ہفتہ خریدتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ خریدتے رہیں گے۔

حافظ عبداللطیف مینگل خضدار بلوچستان

اللہ تعالیٰ رسالے کو ترقی دے

جناب ایڈیٹر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ختم نبوت کے شمارہ نمبر ۲۳ دیکھا۔ ٹائیٹل ایسا عمدہ اور دیدہ زیب تھا کہ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ مضامین بھی عمدہ تھے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو ترقی دے۔

گل حسن ص ب ۲۱۲، دوحا (قطر)

رسالہ خوب ہے

جناب ایڈیٹر صاحب! ختم نبوت شمارہ ۲۳ دیکھا ٹائٹل

بہت اچھا تھا بہت پسند آیا۔ رب تبارک وتعالیٰ آپ کی اس سعی عظیم کو قبولیت کا شرف بخشے اور زیادہ اخلاص کے ساتھ ختم نبوت کا کام لے یہ وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ کیونکہ پورا ملک قادیانیت کے چکر میں پھنسا ہوا ہے۔ مسئلہ ختم نبوت کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر خاص وعام اس رسالہ کو پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے اور اس پر عمل کرے۔

ہدایت اللہ بھٹو ضلع جیکب آباد، سندھ

مولانا محمد اسحٰق مدنی پاک و ہند کے دورے پر

دبئی (نمائندہ ختم نبوت) اسلامک مشن برائے متحدہ عرب امارات دبئی کے رکن جمعیت اہل السنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے سرپرست اعلیٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحٰق المدنی عالمی ختم نبوت کانفرنس دارالعلوم دیوبند اور عالمی اجتماع رائے ونڈ میں شرکت سے فراغت کے بعد آزاد کشمیر پہنچ گئے وہاں آپ نے کئی پروگراموں میں شرکت کی۔ بعد ازاں آپ ۱۵ر نومبر کو خیریت سے واپس دبئی پہنچ گئے۔

خریدار بننا چاہتا ہوں!

جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ پچھلے دنوں تربت کانفرنس ہوئی۔ اس سے پہلے جھگور (بلوچستان) کانفرنس منعقد کی گئی تھی۔ مجھے کانفرنسوں میں حاضری کا موقع ملا۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تحفظ ختم نبوت کے جانبازوں کو اس کام کو آگے بڑھانے کی اور زیادہ توفیق اور ہدایت سے مالا مال

کرے۔ میں ہفت روزہ ختم نبوت کا خریدار بننا چاہتا ہوں براہ کرم آپ مجھے اس کے کوائف سے آگاہ کریں۔

محمد سلیمان کوہ سر جیوانی مکران (بلوچستان) رنقلیا

لعنت ہے قادیانی تیری جھوٹی پیغمبری پر
کر تجھ سا ملا نہیں ہے زمانے میں کوئی متکبر

مرسلہ قاضی عبدالمالک دھوڑے

انڈیا سے ایک مکتوب

بخدمت جناب مولانا منظور احمد الحسینی نائب مدیر انٹرنیشنل ہفت روزہ ختم نبوت کراچی،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ (جس کا پہلے نام مجلس تحفظ ختم نبوت تھا) کے زیر اہتمام شائع ہونے والا ہفتہ وار رسالہ ختم نبوت میری نظر سے گزرا۔ مطالعہ کے بعد مجھ کو بہت پسند آیا۔ انڈیا میں اس کی تشہیر کی شدید ضرورت ہے۔ جو مسلمان قادیانیوں کے ہتھکنڈوں سے واقف نہیں ہیں اس کے مطالعے سے روشنی پا کر ان کے شیطانی حربوں سے بچے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ترقی دے کام کرنے والوں اور معاونین کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین

محمد ولی الدین گلبرگہ کرناٹک اسٹیٹ (انڈیا)

ظالم کون، مظلوم کون؟

ہفت روزہ ختم نبوۃ کے شمارہ — میں قادیانیوں کا یہ جھوٹ پڑھ کر بہت حیرانگی ہوئی کہ ۱۵ ہزار قادیانی مارے جا چکے ہیں۔ اس طرح کی ایک خبر اخبار جنگ لندن میں بھی قادیانیوں نے شائع کرائی تھی۔ اور اخبار مذکور نے بغیر کسی جھجک کے یہ من گھڑت خبر شائع کر دی تھی۔ اخبار مذکور کے اس رویہ سے ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ وہ بھی قادیانیوں کی ہاں میں ہاں ملانے سے گریز نہیں کرتا اور اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ یا تو اخبار مذکور اثر و رسوخ کی وجہ سے مجبور ہے یا پھر وہ خود .... ؟ ہے۔ اور اس خبر سے یورپ کے عوام میں یہ تاثر پھیلا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر بہت ظلم ہو رہا ہے۔ مارے جا رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ قادیانیوں نے ابھی حال ہی میں چند علماء پر قاتلانہ حملہ کیا

ہے۔ اور پہلے بھی علماء ان کے قاتلانہ حملے کا نشانہ بن چکے ہیں مولانا اسلم قریشی کا اغوا بھی اسی سلسلے کی ایک دکھ بھری داستان ہے قادیانیوں نے اپنے ظلم و ستم پر نقاب ڈال رکھی ہے جب بھی وقت آئے گا دنیا دیکھے گی کہ اس نقاب کے پیچھے کس کس کا خون لگا ہوا ہے۔ میں آپ تمام مجاہدوں سے درخواست کروں گا کہ قادیانی جہاں جہاں مسلمان علماء یا عوام کو اپنے قاتلانہ حملہ کا نشانہ بناتے ہیں ان کی خبر ضرور شائع کیجئے۔ اور ایک فہرست حکومت کو بھی بھیجئے۔ اور اقوام متحدہ تک پہنچایئے پھر پوچھئے کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون ہے؟

(غضنفر علی جعفری لالہ جی میاں جی (مانسہرہ)

عبدالسلام قادیانی اور ہفت روزہ تکبیر

"ڈاکٹر عبدالسلام ضلع جھنگ جیسے دور افتادہ اور پسماندہ دیہی علاقے میں پرورش پاکر اور تعلیم حاصل کرکے سائنس کے علم اور تحقیق میں وہ استعداد حاصل کرگئے جس نے انہیں اس مقام تک پہنچایا وہ سائنس کی تاریخ میں نیوٹن اور آئن سٹائن کی اہم ترین شخصیات میں شامل کیے گئے اور نوبل انعام حاصل کرنے کے بعد فزکس کے شعبہ میں عصر حاضر کی ممتاز ترین شخصیات میں اُن کا شمار ہونے لگا ہے۔ یہ سب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کردہ اپنی ذاتی صلاحیتوں دینی فکر اور علم کے ذریعے حاصل کیا۔" یہ اقتباس کراچی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "تکبیر" ۴ ستمبر ۱۹۸۶ء کے شمارہ ۳۵ جلد ۸ کے صفحہ ۴۳، ۴۴ سے لیا گیا ہے۔ صاحب مضمون نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی دینی فکر بہت ہی اعلیٰ ہے حالانکہ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ عبدالسلام قادیانی ایک متعصب اور شرابی قادیانی ہے۔ اور پھر نوبل انعام کی کمیٹی میں تقریباً سارے یہودی ہیں۔ اور ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل پرائز سائنسی خدمات کے اعتراف کے طور پر نہیں اسلام دشمن سرگرمیوں میں خدمات کے اعتراف میں دیا گیا ہے۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ یہ مضمون جناب صلاح الدین صاحب کی زیر ادارت شائع ہونے والے رسالے میں چھپا ہے۔ جبکہ صلاح الدین صاحب ذہن سے ابھی خالی

واقفیت رکھنے والے صحافی ہیں۔ اور ایک دینی جماعت کی شخصیت بھی۔ مضمون نگار ابن الحسن صاحب کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ان کا دین مذہب کیا ہے۔ بہرحال ہم ہفت تکبیر جیسے معیاری رسالے کے لکھنے والوں سے امید کرتے ہیں کہ آئندہ وہ ایسی دلآزار تحریروں سے اجتناب کریں گے

(محمد ظہور عثمانی، غازی کوٹ، مانسہرہ)

ہمارے دلوں کی شفاء

میں نے کافی عرصہ پہلے آپ کے بہترین رسالہ "ختم نبوت" کا مطالعہ شروع کیا ہے۔ رسالہ کیا ہے ہمارے دلوں کی شفاء ہے۔ جب میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے بارے میں پڑھتا ہوں تو غصے سے میرا خون کھولنے لگتا ہے۔ اس کے برعکس تر و تازہ اسلامی تحریریں پڑھ کر ذہن روشن ہو جاتا ہے۔ آپ نے جس عظیم خدمت کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کا اجر آپ کو خدا تعالیٰ ہی دیں گے۔

(ادریس المہندس، شہداد پور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (القرآن) اور قرآن کریم ٹھہر ٹھہر (تجوید) کر پڑھیے۔

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ لَازِمٌ ۝ مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ اٰثِمٌ (جزری)

(ترجمہ) اور تجوید (قرأت) کا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے جو شخص قرآن مجید کو تجوید سے نہیں پڑھے گا وہ گنہگار ہے۔

اے خدا ایں جامعہ قائم بدار — فیض او جاری بود لیل و نہار

فن تجوید و قراءت کی مرکزی درسگاہ
جامعہ دار التجوید

ائمہ حضرات، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹی کے طلبہ کے لئے خوشخبری

زیر سرپرستی: شیخ المشائخ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا ابوالخلیل خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی۔

مدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ کوئی ایسا ادارہ وجود میں آئے کہ علم تجوید و قراءت سے وہ حفاظ کرام بہرہ ور ہوں جو مساجد کے خادم، مؤذن، ائمہ حضرات ہیں، شوق رکھنے کے باوجود وقت نہ ملنے کی وجہ سے علم تجوید سے محروم ہیں اور خصوصاً (اسکول اور کالجز کے طلبہ بھی علم تجوید سے زیادہ تر محرومی کا شکار ہیں) کی سہولت وقت کی بناء پر مغرب تا عشاء کلاسیں بھی رکھی گئی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسی دینی مقصد کیلئے جامعہ دار التجوید کا اجراء اور مخلص محنتی تجربہ کار عملہ کا تقرر ہو چکا ہے، جامعہ دار التجوید میں مدت کورس روایت حفص دو سال ہے جبکہ حفاظ کرام کیلئے قابلیت کی بناء پر مدت کورس کم بھی ہو سکتا ہے۔ علم تجوید کا کورس، جمال القرآن، تیسیر التجوید، فوائد مکیہ، معلم التجوید، جزری اور عربی کی استعداد رکھنے والے طلبہ کو نہایۃ القول المفید بھی پڑھائی جائیگی۔ جامعہ دار التجوید کے نگران اعلیٰ استاذ القراء قاری محمد شاکر انور صاحب جن کے شیخ العرب والعجم مجود اعظم قاری مقری عبدالمالک صاحب نور اللہ مرقدہٗ ہیں۔

خادم القرآن: ابوالطاہر محمد یار فاروقی ناظم جامعہ دار التجوید، واقع جامع مسجد محمدی پی آئی ڈی سی فلیٹس باتھ آئی لینڈ کراچی نمبر ۴

صاحب ثروت اور مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔

اقبال ۔ ملّا اور حنیف رامے

علامہ محمد اقبال مرحوم بیسویں صدی کے ایک عظیم مفکر تھے جنھوں نے قومی اصلاح کے لیے اپنے حکیمانہ کلام کو استعمال کیا اور امت میں دین اسلام سے محبت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرنے کی سعی فرمائی۔ مگر افسوس صد افسوس کہ تشریح اقبالؒ کا منصب ان بزعم خود غلط قسم کے ہاتھوں آگیا جن کی زندگیاں ہی فکر اقبال سے بھونڈا مذاق تھیں۔ انہوں نے فکر اقبال کو اپنے لیے ذریعۂ معاش بنایا اور فکر اقبال کا حلیہ بگاڑنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اقبال کا نام لے کر اقبال ہی کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ ان بزعم خود شارحین اقبال میں آج کل مسٹر حنیف رامے بھی شامل ہو گئے ہیں۔ جو خیر سے پیپلز پارٹی کی کوکھ سے جنم لینے والی ایک نئی جماعت نیشنل پیپلز پارٹی کے راہنما ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا:-

"ہمیں ملّا کا اسلام نہیں اقبال کا اسلام چاہیئے۔"

(وطن، لندن، ۷ مارچ ۸۶ء)

مسٹر حنیف رامے نے ملّا کا خطاب علماء کرام کو دیا ہے اور اس کے بالمقابل اقبال کو لے آئے ہیں۔ یعنی وہ اس بات کی تلقین کرنا چاہتے ہیں کہ ہم مولویوں اور علماء کرام کے بتائے ہوئے طریقے اور فتاویٰ پر عمل نہیں کرنا چاہتے ہیں بلکہ اقبال ہی کو بڑا مانتے ہیں۔ اور ان کی تشریحات اسلامی ہمارے لیے قابل ہے۔

مسٹر حنیف رامے واقعی اس باب میں پُر خلوص ہیں کہ فکر اقبالؒ سے اپنی زندگی کی راہیں متعین کریں گے۔ تو ہم ان شاء اللہ فکر اقبالؒ ہی سے اس مسئلے کا حل پیش کریں گے۔ اور اگر محض اقبالؒ کا نام لے کر اقبالؒ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں تو ہم اسے اقبالؒ کے ساتھ ایک اور مذاق سے تعبیر کریں گے۔

قبل اس کے ہم اس موضوع کو چھیڑیں یہ بتلانا مناسب سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں علامہ اقبالؒ علماء کرام کے مداح اور ثناخواں تھے۔ اقبالؒ کے وہ اشعار جو انھوں نے ملّا کے بارے میں کہے ہیں ان سے ہرگز یہ علماء مراد نہیں جنھوں نے دین اسلام کی صحیح تصویر پیش کی ہے بلکہ اقبالؒ کے نزدیک اس سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے دین اسلام کا حلیہ بگاڑ رکھا ہے۔ اور سنت پر بدعت کا لبادہ چڑھا رکھا ہے۔ اقبالؒ کے علماء کرام کے بارے میں کیا خیالات ہیں وہ ان کے اشعار سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ خود اپنے آپ کو علماء حق کی جاری کردہ تحریک کو جاری رکھنے والا کہتے ہیں۔

"ابن تیمیہؒ، ابن جوزیؒ، زمخشریؒ اور ہند میں حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت عالمگیر غازی اور حضرت شاہ ولی اللہ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ نے یہی کام کیا ہے اور ہمارا مقصد اس سلسلہ کو جاری رکھنے کا ہے اور کچھ نہیں۔"

(بہ ضمن اسرار خودی مقالات ص۱۹۵ بحوالہ فیضان اقبال ص۲۴۲)

سیدنا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے علامہ مرحوم کی والہانہ محبت و عقیدت کسی سے مخفی نہیں۔ ایک روز دل میں حضرت مجددؒ کے مزار کی زیارت کی تڑپ پیدا ہوئی تو گرمیوں میں سرہند کا سفر کیا اور واپسی پر ان اشعار کے ذریعہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو خراج عقیدت پیش کیا:

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

اسی طرح علامہ مرحوم سیدنا حضرت شاہ ولی صاحبؒ محدث دہلویؒ سے بھی نہایت عقیدت رکھتے تھے آپ اپنی انتہائی وقیع کتاب تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ کے خطبہ چہارم میں فرماتے ہیں کہ:

"ہمارا فرض ہے کہ ماضی سے اپنا رشتہ منقطع کیے بغیر اسلام پر بحیثیت ایک نظام فکر از سر نو غور کریں غالباً یہ شاہ ولی اللہ دہلوی تھے جنھوں نے سب سے پہلے ایک نئی روح کی بیداری محسوس کی۔"

(خطبہ چہارم تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ ص۱۴۵)

جناب نیاز الدین محمد خان کو ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ:

"شاہ ولی اللہ کو اللہ تعالیٰ نے مغربی ہند کے ملاحدہ کے رد اور اصلاح کے لیے مامور کیا تھا اور یہ کام انہوں نے نہایت خوبی سے ادا کیا۔"

(مکاتیب اقبالؒ ص۵)

حجۃ اللہ البالغہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"حجۃ اللہ البالغہ منجملہ ان تصنیفات کے ہے جنھوں نے مسلمانوں کے دل و دماغ کی راہنمائی کی"

(اقبالؒ کے حضور ص۲۴۳)

مجاہد کبیر سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"جاوید نامہ میں بہت سی باتوں کا ذکر رہ گیا میرا تو جی چاہتا تھا کہ سید احمدؒ اور سید احمد دہلویؒ کی روحوں کو بھی اس میں جمع کر دوں لیکن خیال نہ رہا۔"

(ایضاً ص۶۳)

حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کے بارے میں ان کا نظریہ پڑھیے: "اگر مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ کے بعد ان کے مرتبے کا ایک بھی مولوی پیدا ہو جاتا تو آج ہندوستان کے مسلمان ایسی ذلت کی زندگی نہ گزارتے۔"

(تاریخ اہل حدیث صفحہ ۲۲۰)

ڈاکٹر صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ:

"ہندوستان نے ایک مولوی پیدا کیا اور وہ مولوی محمد اسماعیل کی ذات تھی۔" (شاہ اسماعیل شہید صفحہ ۵)

آپ کا یہ جملہ بھی قابل ملاحظہ ہے، "مجدد الف ثانی"، عالمگیر اور مولانا محمد اسماعیل شہید نے اسلامی سیرت کے احیاء کی کوشش کی۔"

(اقبال نامہ حصہ دوم صفحہ ۲۳۱ بنام اکبر الہ آبادی)

• یہ تو تھے علامہ اقبال کے دور سے پہلے کے علماء، مجموعی طور پر علماء کرام کے متعلق ان کے افکار و خیالات کیا تھے وہ بھی سامنے رکھ لیجئے علامہ اقبال دور حاضر کے نام نہاد دانشوروں اور مفکروں کے برعکس حضرات علماء کرام کا بے حد اکرام و احترام کیا کرتے تھے، علامہ مرحوم کے نزدیک!

"علماء ہمیشہ اسلام کے لیے قوت عظیم کا سرچشمہ رہے ہیں۔" (حرف اقبال صفحہ ۱۶۳)

بعض لوگ علماء کرام کو جدید عقلی مسائل میں ناواقف کہہ کر ان پر پھبتیاں کستے ہیں علامہ مرحوم نے ایک مسئلے پر کہا تھا کہ:

"یہ کہنا کہ علماء اسلام ان حقائق سے بے خبر تھے صحیح نہیں۔ وہ اس سلسلے میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں ان کی نظر ہر بات پر تھی۔ وہ تہذیب اور اجتماع و عمران کے مسائل سے غافل تھے نہ علم و حکمت اور مابعد الطبیعی افکار سے۔ جس میں قرآن مجید نے ان کی رہنمائی کی یہ انہی کا تو کہنا تھا کہ قرآن مجید خود ہی کائنات ہے۔"

(اقبال کے حضور صفحہ ۱۹۲)

حضرت العلامہ کے نزدیک "اسلام نام ہے علماء باعمل کی صحبت کا۔" (مکتوب بنام شبیر بخاری)

حضرت العلامہ مرحوم کے اس ارشاد پر غور کریں اور علماء کرام کے بارے میں ان کے خیالات معلوم کریں۔ علامہ اقبال نے اور بھی کئی مقامات پر ان حضرات کی توصیف و تعریف فرمائی۔ اور ہمیشہ ان کے مداح خواں رہے۔ کیا علامہ اقبال مرحوم اپنے دور کے علماء کے مخالف تھے؟ سو معلوم ہونا چاہیے کہ اقبالیات کا مطالعہ کرنے والا جب اس سوال پر نظر کرتا اور اقبالیات میں اسے تلاش کرتا ہے۔ تو اسے یقیناً ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ آپ کی زندگی اور آپ کے ارشادات کے مطالعہ سے اس بات کا پتہ چل جاتا ہے کہ آپ اپنے دور کے علماء کرام کو حقیقت شناس اور رہنما سمجھتے تھے ان سے مخلصانہ تعلقات رکھتے اور کئی ایک سے نیازمندانہ تعلقات بھی وابستہ تھے۔ ان سے عام ملاقاتیں ہوتی تھیں انہیں اپنے گھر مدعو فرماتے تھے اور ان سے خط و کتابت کے ذریعہ بہت سی معلومات حاصل کرتے تھے۔ مثال کے طور پر جب محدث العصر علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ انجمن خدام الدین لاہور کے اجلاس میں شرکت کے لیے تشریف لائے تو علامہ مرحوم نے انہیں خط لکھا کہ:

"مجھے ماسٹر عبد اللہ سے ابھی معلوم ہوا ہے کہ آپ انجمن خدام الدین کے جلسہ میں تشریف لائے ہیں اور دو روز قیام فرمادیں گے، میں اسے اپنی بڑی سعادت تصور کروں گا اگر آپ کل شام اپنے دیرینہ مخلص کے ہاں کھانا کھائیں جناب کی وساطت سے حضرت مولوی حبیب الرحمن قدر عثمانی حضرت مولوی شبیر احمد عثمانی صاحب اور جناب مفتی عزیز الرحمن صاحب کی خدمت میں بھی یہی التماس ہے۔ مجھے امید ہے کہ جناب اس عریضے کو شرف قبولیت بخشیں گے آپ کو قیام گاہ سے لانے کے لیے سواری یہاں سے بھیج دی جائے گی۔

مخلص محمد اقبال ۱۳، مارچ ۱۹۲۵ء

ڈاکٹر عبد اللہ چغتائی اس ملاقات کی تفصیل میں لکھتے ہیں کہ:

"علامہ اقبال کے سامنے محض یہ مدنظر تھا کہ کسی طرح علامہ انور شاہ کشمیری صاحب کو ان سے استفادہ کرنے کے لیے مستقل طور پر یہاں بلا لیا جائے۔"

(اقبال کے ممدوح علماء صفحہ ۳۰)

حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری کی وفات پر مسلمانان لاہور کے ایک تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب مرحوم نے یوں خراج عقیدت پیش کیا:

"اسلام کی ادھر کی پانچ سو سالہ تاریخ شاہ صاحب کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔" (ہیں بڑے مسلمان صفحہ ۳۹۶)

حضرت العلامہ انور شاہ صاحب کشمیری کے بارے میں ایک مرتبہ فرمایا کہ: ..... مولوی سید انور شاہ صاحب سے جو دنیائے اسلام کے جید ترین محدثین وقت میں سے ہیں میری خط و کتابت ہوئی۔" (انوار اقبال صفحہ ۲۶۰)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے بارے میں خواجہ حسن نظامی کو لکھتے ہیں کہ:

"حضرت میں نے جلال الدین رومی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مثنوی کو بیداری میں پڑھا ہے اور بار بار پڑھا ہے آپ نے شاید سکر کی حالت میں پڑھا ہے کہ اس میں آپ کو وحدت الوجود نظر آتا ہے، مولوی اشرف علی تھانوی سے پوچھیے وہ اس کی تفسیر کس طرح کرتے ہیں۔ میں اس بارے میں انہی کا مقلد ہوں۔" (مقالات اقبال صفحہ ۱۸۰)

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"میں ان کے احترام میں کسی اور مسلمان سے پیچھے نہیں ہوں۔" (انوار اقبال صفحہ ۱۶۲)

ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں کہ: مولانا کی حمیت دینی کے احترام میں ان کے کسی عقیدت مند سے پیچھے نہیں ہوں۔" (ایضاً صفحہ ۱۶۲ بحوالہ اقبال کے ممدوح علماء)

مورخ اسلام علامہ سید سلیمان ندوی کو ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ:

"آپ علوم اسلامیہ کے جوئے شیر کے فرہاد ہیں آپ کا قلب منور اور ذہن ہمہ گیر ہے آپ استاذ الکل ہیں۔"

(فیضان اقبال صفحہ ۲۵۴)

جاری ہے

قادیانیت کیا ہے؟

محمد اسحاق شیخ — اسلام آباد

قادیانیو! توبہ کا دروازہ کھلا ہے اب بھی سنبھل جاؤ

اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً جو تحریکیں اٹھیں، ن سے قادیانیت کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ اسلام کے ۔ ف اٹھنے والی تحریکیں یا تو اسلام کے نظام حکومت کے خلاف یں یا پھر شریعت اسلامی کے خلاف، لیکن قادیانیت درحقیقت وت محمدی کے خلاف دشمنان اسلام کی ایک منظم اور گھناؤنی سازش ہے۔ قادیانیت کی تبلیغ اور پرچار اسلام کی ابدیت ور امت کی وحدت کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ قادیانیت ختم نبوت اور سیرت مقدسہ کے خلاف قادیانی د جالوں کی ایک ناپاک جسارت ہے۔ اور یہ تحریک بذات خود ن مرتدوں کے لیے ہلاکت کا موجب بنے گی۔

قادیانیت اسلام کے دینی نظام، اسلام کے نظریہ حیات اور اسلامی حکومت کے مقابلے میں اسلام کے ازلی دشمنوں نے ایک نیا دینی نظام اور زندگی کے بارے میں ایک نیا نظریہ لا کھڑا کیا ہے۔ جو کفر پر مبنی ہے اور مکمل طور پر لادینی ہے۔ یہ نظام ہر اعتبار سے ناقص اور قابل مذمت ہے۔ یہ اسلام کے نظریۂ حیات سے تصادم کرتا ہے۔ اس کا موجد قادیانی مرتد اور کافر ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ دین کامل ہے۔ تمدن بدلتا رہتا ہے مگر اس کا پیغام ابدی ہے یہ ہر ملک اور قوم کے لیے مناسب اور قابل عمل ہے۔ جب کہ اس کے برعکس قادیانیت کی بنیاد ہی لادینیت پر مبنی ہے۔ یہ حق سے بغاوت کا نام ہے۔ یہ منافقت کفر اور باطل نظریات پر مبنی ہے۔ یہ اسلام کے لیے زہر قاتل ہے۔ اس کے بانی اور پیروکار مرتد اور کافر ہیں۔ وہ حلقۂ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کفر کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور یہ لوگ بڑی بے تکلفی اور سادگی سے اسلامی شعائر کے ساتھ قادیانی شعائر کا مقابلہ کرتے ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت درحقیقت نوع انسانی کے لیے ایک شرف امتیاز ہے۔ اب انسانی معاشرے کو کسی نئی وحی اور نئے آسمانی پیغام کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس دین کی موجودگی میں کسی اور ازم اور دین کی نہ ہی ضرورت ہے اور نہ ہی گنجائش ہے۔ یہ خدا کا آخری پیغام ہے۔ جو امن اور سلامتی کا درس دیتا ہے۔ انسانی اور اخلاقی اقدار کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ تمام بنی نوع انسان کی فلاح اور خوشحالی کے لیے ایک جامع نظام پیش کرتا ہے۔ جس طرح اسلام خدا کی طرف آخری دین ہے۔ اسی طرح سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی جانب سے آخری نبی ہیں۔ سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نبوت ختم ہو گئی۔ آپؐ کی زندگی سراپا عمل تھی اور انسانیت کے لیے ایک عملی نمونہ بہترین حالت میں آج تک من وعن موجود ہے۔ آپؐ ایک ایسے نبی تھے۔ جو دنیا کے جہاں کو دعوت حق کے لیے مبعوث ہوئے۔

جب کہ مرزا قادیانی مرتد اور کافر ہے۔ کوئی ایک ثبوت موجود نہیں بلکہ نام ونشان نہیں کہ خدا نے اس شخص کے بارے میں کہیں کوئی ایک لفظ ارشاد فرمایا ہے یہ خود ساختہ رسول ہے۔ اسلام کے مرتدوں نے اس مرتد کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مخالفت کے لیے میدان میں لا کھڑا کیا۔ غلام احمد قادیانی ایک جگہ رقم طراز ہے۔ "خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔"

ایک اور جگہ تحریر کرتا ہے۔ "مجھے الہام ہوا ہے کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا، اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہوگا۔"

مرزا قادیانی خود ساختہ نبی ہے۔ اور خود ہی نبوت اور رسالت کا اعلان کرتا رہتا ہے۔ اس کے پاس دماغ تھا مگر عقل نہ تھی، انسان تھا مگر مکمل شیطان لعین، ایک جگہ تحریر کرتا ہے "اس قصبہ (قادیان) کے تمام لوگ اور دوسرے ہزاروں لوگ جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں درحقیقت میں اس مُردہ کی طرح تھا۔ جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو کہ یہ کس کی قبر ہے۔"

مرزا قادیانی نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ کفر میں گزارا۔ اسلام کے خلاف زندگی بسر کی۔ اس شخص نے وقت کے جدید مسائل میں کسی مسئلے کا حل پیش نہ کیا۔ بلکہ اس کی قادیانی تحریک نے مسلمانوں کے لیے مزید مسائل پیدا کر دیے۔ موجودہ انسانی تہذیب جو سخت مشکلات اور موت وحیات کی کشمکش کی کیفیت سے دوچار ہے۔ قادیانیت اس کے حل کیلئے کوئی مثبت پیغام نہیں رکھتی ہے۔ اس کی تمام تر جدوجہد کا نتیجہ صرف ذہنی انتشار اور غیر ضروری مذہبی کشمکش کی صورت میں نمودار ہوا ہے۔ جو اسلامی معاشرے کیلئے زہر کی مانند ہے۔ قادیانیت کا زہر جس طرح عوام الناس میں ایک منظم طریقے سے پھیلایا جا رہا ہے۔ اس کا سدباب انتہائی ضروری ہے۔ اور صرف اس کا ایک ہی راستہ ہے۔ مسلمانان اسلام کا عقیدۂ ختم نبوت پر مکمل اور پختہ یقین۔ عوام الناس کی عقیدۂ ختم نبوت سے آگاہی از حد ضروری ہے۔ اہل علم اور اہل ثروت کے لئے ختم نبوت کا پرچار جہاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاد صرف جنگ ہی کا نام نہیں بلکہ ہر اس کام اور تحریک کے خلاف عمل تبلیغ اور پرچار جس کو خدا اور اس کا رسولؐ ناپسند کرتے ہوں، جہاد کہلاتا ہے۔ اہل علم اور اہل ثروت حضرات کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، ان کو اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے انجام دینا ہوگی۔ وقت کا تقاضا عقیدۂ ختم نبوت کا پرچار ہے۔

قادیانیوں کے لیے توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے اگر کوئی قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہوتا ہے تو اسلام اس کے لیے امن اور سلامتی کا پیغام ہے۔ وقت تیزی سے گذر

باقی صفحہ ۲۶ پر

قادیانی ——— تیئس ۲۳ جھوٹ

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں کی علمائے امت نے ہر پہلو سے قلعی کھول دی ہے۔ اور کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے سچے وارثوں کا بنیادی وصف صدق و راست گفتاری ہے۔ نبی کی زبان پر کبھی خلاف واقعہ بات آہی نہیں سکتی۔ اور جو شخص جھوٹ کا عادی ہو وہ نبی تو کجا شریف آدمی کہلانے کا بھی مستحق نہیں۔

جو لوگ نبوت و رسالت یا مجددیت و مہدویت کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں، حق تعالیٰ شانہٗ ان کی ذلت و رسوائی کے لیے ان کا جھوٹ ان ہی کی زبان سے کھول دیتے ہیں۔ شیخ علی قاریؒ "شرح فقہ اکبر" میں لکھتے ہیں۔

ما من احد ادعی النبوۃ من الکذابین الا وقد ظھر علیہ من الجھل والکذب لمن لہٗ ادنیٰ تمییز، بل وقد قیل: ما اسرّ احد سریرۃ الا اظھر اللہ علی صفحات وجھہ و فلتات لسانہ

جھوٹے لوگوں میں سے جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا، اللہ تعالیٰ نے معمولی عقل و تمیز کے شخص پر بھی اس کا جہل و کذب واضح کردیا، بلکہ کہا گیا ہے کہ جس نے بھی اپنے دل میں کوئی بات چھپائی اللہ تعالیٰ نے اس کے چہرے پر اور زبان کی گفتگو میں اس کو ظاہر کرکے چھوڑا۔

(ص ۲۷۳)

راقم الحروف نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا کی تحریر میں سچائی اور راستی کا تلاش کرنا کار عبث ہے۔ بڑے بڑے جھوٹے بھی کبھی سچی بات کہہ دیتے ہیں۔ لیکن مرزا نے گویا قسم کھا رکھی ہے کہ وہ کوئی فقرہ بھی لکھے گا تو اس میں اپنے جھوٹ کی آمیزش ضرور کرے گا۔ پیش نظر مقالہ میں بطور نمونہ مرزا کے تیئس جھوٹ ذکر کیے گئے۔ دس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر، دس حق تعالیٰ شانہٗ پر اور دس حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر مرزا کے دس ۱۰ جھوٹ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی غلط بات کو منسوب کرنا خبیث ترین گناہ کبیرہ ہے۔ احادیث متواترہ میں اس پر دوزخ کی وعید آئی ہے۔ اور جس شخص کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ اس نے ایک بات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہے وہ مفتری اور کذاب ہے اور اس کی کوئی بات اور کوئی روایت لائق اعتماد نہیں رہتی۔

مرزا غلام احمد قادیانی اس معاملہ میں نہایت بے باک اور جری تھا۔ وہ بات بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء پردازی کرنے کا عادی تھا۔ یہاں اس کی دس مثالیں پیش کرتا ہوں:

۱ ——— "انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔" (اربعین نمبر ۲ ص ۲۳)

انبیاء گذشتہ کی تعداد کم و بیش ہے۔ ان کی طرف مرزا نے وہ باتیں منسوب کی ہیں، مسیح کا چودھویں صدی کے سر پر آنا، اور پنجاب میں آنا، اور یہ نسبت خالص جھوٹ ہے۔

اسی طرح مرزا نے صرف ایک فقرہ میں ڈھائی لاکھ جھوٹ جمع کرنے کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

نوٹ: پہلے ایڈیشن میں انبیاء گذشتہ کا لفظ تھا۔ بعد میں اس کی جگہ "اولیاء گذشتہ" کا لفظ کردیا گیا، اس تحریف سے بعد بھی جھوٹ کی سنگینی میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔

۲ ——— "مسیح موعود کی نسبت تو آثار میں یہ لکھا ہے کہ علماء اس کو قبول نہیں کریں گے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۸۶)

آثار کا لفظ کم از کم تین احادیث پر بولا جاتا ہے حالانکہ یہ مضمون کسی حدیث میں نہیں۔

۳ ——— "ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا۔ کہ وہ (مسیح موعود) صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا .... اور لکھا تھا کہ وہ اپنی پیدائش کی رُو سے دو صدیوں پر اشتراک رکھے گا اور دو نام پائے گا اور اس کی پیدائش دو خاندانوں سے اشتراک رکھے گی اور پنجم دوگونہ صفت یہ کہ اس کی پیدائش میں جوڑے کے طور پر پیدا ہوگا۔ سو یہ سب نشانیاں ظاہر ہو گئیں۔"

(ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۸۸)

اس فقرہ میں مرزا نے پانچ باتیں احادیث صحیحہ کی طرف منسوب کی ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ایک بات بھی کسی "حدیث صحیح" میں نہیں آئی، اس لیے اس فقرے میں اٹھارہ جھوٹ ہوئے۔

۴ ——— "ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ملک میں اللہ تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کہ "کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا" یعنی ہند میں ایک نبی گذرا جو سیاہ رنگ کا تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کنہیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔"

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۰)

مرزا کی ذکر کردہ حدیث کسی کتاب میں موجود نہیں اس لیے یہ خالص افتراء ہے۔ ظالم کو عربی کی صحیح عبارت بھی نہ بنائی آئی۔ "سیاہ رنگ" شاید اپنی تصویر دیکھ کر یاد آگیا۔

۵ ——— "اور آپ سے پوچھا گیا کہ زبان پارسی میں

بھی خدا نے کلام کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان یارسی میں بھی اترا ہے ، جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے

" ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم "

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص۵)

یہ مضمون بھی کسی حدیث میں نہیں ، خالص جھوٹ اور افترا ہے ۔

۶ —— " آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ۔"

(اشتہار مریدوں کیلئے ہدایت مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۰۷)

وبا کی جگہ کو بلا توقف چھوڑ دینے کا حکم کسی حدیث میں نہیں ۔ یہ خالص مرزائی جھوٹ ہے بلکہ اس کے برعکس حکم ہے کہ اس جگہ کو نہ چھوڑا جائے ۔ " واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منه ۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ ۱۳۵)

۷ —— " افسوس ہے کہ وہ حدیث بھی اس زمانے میں پوری ہوئی جس میں لکھا تھا کہ مسیح کے زمانے کے علماء ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے جو زمین پر رہتے ہیں ۔"

(اعجاز احمدی ص ۱۳)

مسیح کے زمانے کے علماء کے بارے میں یہ بات ہرگز نہیں فرمائی گئی ۔ یہ ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے ۔ اور دوسری طرف علمائے امت پر صریح بہتان ہے ۔

۸ —— " چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک کتاب چھپی ہوئی ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا اس لیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیش گوئی آج پوری ہوگئی ۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۰)

" چھپی ہوئی کتاب " کا مضمون کسی صحیح حدیث میں نہیں ۔ لطف یہ ہے کہ مرزا نے اپنے ۳۱۳ اصحاب کے جو نام ازالہ اوہام میں لکھے تھے ۔ ان میں سے کئی مرزا کی صحابیت سے نکل گئے ۔ اس لیے یہ جھوٹی روایت بھی اس کی جھوٹی مہدویت پر راست نہ آئی ۔

۹ —— " مگر ضرور تھا کہ وہ مجھے کافر کہتے اور میرا نام دجال رکھتے کیونکہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہ فرمایا تھا کہ اس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا ۔ اور اس وقت کے شریر مولوی اسے کافر کہیں گے ۔ اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کو قتل کر ڈالتے ۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۰)

اس عبارت میں تین باتیں " احادیث صحیحہ " کے حوالے سے کہی گئی ہیں اور تینوں جھوٹ ہیں ۔ اس لیے اس عبارت میں تو جھوٹ ہوئے ۔

۱۰ —— " بہت سی حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس ہے اور آخری آدم پہلے کی طرز پر الف ششم کے آخر میں جو روز ششم کے حکم میں ہے پیدا ہونے والا ہے ۔"

(ازالہ اوہام ص ۶۹۶)

آخری آدم کا افسانہ کسی حدیث میں نہیں آیا ، اس لیے یہ بھی خالص جھوٹ ہے ۔ دنیا کی عمر کے بارے میں بعض روایات آئی ہیں ، مگر وہ روایات ضعیف ہیں ، اور محدثین نے انکو " اہین الکذب " سے تعبیر کیا ہے ۔ (موضوعات کبیر : ص ۱۹۲)

افتراء علی اللہ کی دس مثالیں

۱ —— " سورہ مریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا کیا گیا اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ رکھا ۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۸۹)

سورۂ تحریم سب کے سامنے موجود ہے ۔ مرزا نے صریح طور پر جن امور کا سورۂ تحریم میں بیان کیا جانا ذکر کیا ہے ، کیا یہ صریح افتراء علی اللہ نہیں ۔

۲ —— " لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانے دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے قرآن نے یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے ۔" (دافع البلاء ، آخری ص)

حضرات انبیاء کرام کی طرف فواحش کا منسوب کرنا کفر ہے ۔ مرزا قادیانی ایسے قصے حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب کرتا ہے ۔ اور ایسے کفر صریح کے لیے قرآن کریم کے لفظ " حصور " کا حوالہ دیتا ہے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان قصوں میں ملوث تھے ۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان بھی ہے اور افتراء علی اللہ بھی ۔

۳ —— " اور عاجز کو اللہ تعالیٰ نے آدم مقرر کرکے بھیجا اور ضرور تھا کہ وہ ابن مریم جس کا انجیل اور فرقان میں آدم بھی نام رکھا گیا ہے ..... " (ازالہ اوہام ص۶۹۶)

یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام قرآن کریم میں آدم رکھا گیا ہے خالص جھوٹ ہے اور اس مضمون کو انجیل سے منسوب کرنا دوسرا جھوٹ ہے اور یہ کہنا کہ مرزا کو اللہ تعالیٰ نے آدم مقرر کرکے بھیجا ہے ، تیسرا جھوٹ ہے ۔

۴ —— " اور مجھے بتلایا گیا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هو الذی ارسل رسوله .... کله

(اعجاز احمدی ص ۷)

کون نہیں جانتا کہ اس آیت کریمہ کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے ۔ پس یہ کہنا کہ تیری خبر قرآن میں ہے ایک جھوٹ ، حدیث میں ہے دوسرا جھوٹ ، اور مرزا اس آیت کا مصداق ہے تیسرا جھوٹ اور ان تمام باتوں کو " مجھے بتلایا گیا ہے " کہہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا بدترین افتراء علی اللہ ہے ۔

جاری ہے

قادیانی ”خلافت“ کی گدی اور حکیم نورالدین کا خاندان

م۔ب، سابق قادیانی کے قلم سے

حکیم نورالدین مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھی بننے سے پہلے ہی ہندوستان میں اپنی علمیت اور ماہر طبیب کی حیثیت سے کافی شہرت رکھتے تھے ان کے نسخہ جات کی کتاب بیاض نورالدین اب بھی یونانی طب میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے مولانا ابوالحسن ندوی اور بہت سے سابقہ مشاہیر اسلام وعلمائے ہند نے بھی اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ قادیانی تحریک کے پیچھے اصل دماغ حکیم نورالدین تھے۔ اور حکیم صاحب کی تدبیر اور پلاننگ ہی تھی جو اس تحریک نے یکدم شہرت پکڑی۔

حکیم نورالدین مزاجی طور پر بہت پرسکون اور معتدل مزاج کے مالک تھے یعنی مرزا قادیانی کے بالکل برعکس۔ مرزا قادیانی بہت جلد باز مشتعل مزاج تھے۔ مخالف کی بات برداشت کرنا تو درکنار، جب تک جی بھر کر کوسنے سنا کر اس کا شجرہ خراب نہ کر لیتے چین سے نہ بیٹھتے تھے بلکہ جب مخالف کے ہولناک انجام اور موت کی پیش گوئی کر دیتے تھے تب کچھ ٹھنڈ پڑتی تھی لیکن حکیم نورالدین مخالفین سے بردباری سے پیش آتے تھے۔ انھوں نے چند کتب لکھیں مگر کسی میں مخاطب یا مخالف پر کیچڑ نہیں اچھالا۔ نہ دشنام طرازی کی۔ انھوں نے اپنے مرشد مرزا قادیانی کی بھی چاپلوسی نہیں کی۔ ان کی کتب اور انکی تقاریر کے مجموعہ "خطبات نور" میں مرزا قادیانی کو جگہ جگہ صرف "مرزا" یا زیادہ سے زیادہ "مرزا جی" کہہ کر مخاطب کیا ہے جبکہ مرزا جی کی نسل میں نام نہاد "خلافت" چلی تو گدی نشینوں نے ان کے ساتھ حضرت اقدس اور علیہ السلام یا علیہ الصلوٰۃ والسلام لگانا شروع کر دیا۔ اسی طرح حکیم صاحب کی کتب میں مرزا کی بیگم کے لیے جو زیادہ سے زیادہ عزت والا لفظ استعمال ہوا ہے وہ "بیوی صاحبہ" ہے جبکہ دیگر گدی نشین اور ان کے مرید "بیوی صاحبہ" کو نعوذ باللہ "ام المومنین" کے لقب سے نوازتے ہیں۔

مرزا قادیانی کے اچانک مرنے کے بعد حکیم نورالدین کی ذاتی قابلیت اور شخصیت کی وجہ سے سارے قادیانی اکابرین نے متفقہ طور پر حکیم صاحب سے قادیانی قیادت قبول کرنے کی درخواست کی۔ حکیم صاحب ذاتی طور پر جاہ پسند نہ تھے۔ اس کے علاوہ انھیں معلوم تھا کہ مرزا کا بیٹا بشیر الدین محمود بڑا جاہ طلب ہے۔ اسی طرح مرزا کی بیوی بھی اپنے خاندان کا بندہ بطور گدی نشین دیکھنا چاہتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے دیگر قادیانی اکابرین خواجہ کمال الدین اور محمد علی لاہوری وغیرہ سے اسی خدشہ کا اظہار کیا کہ مرزا صاحب کی فیملی کو حق تلفی کا احساس نہ ہو مگر جب سب لوگوں نے زور دیا تو بھی حکیم صاحب نے خود جا کر پہلے مرزا کی بیوی سے کہا کہ مجھے کوئی خواہش گدی کی نہیں اگر آپ کسی اور کو موزوں سمجھتی ہیں تو میں اس کو تسلیم کروں گا مگر بیوی نے اس وقت کی نزاکت اور مریدوں کا رجحان دیکھ کر حکیم صاحب کی خلافت ہی قبول کر لی۔ بشیر الدین محمود باپ کی وفات پر گدی کی آس لگائے بیٹھے تھے مگر حالات کا رخ دیکھ کر بادل نخواستہ حکیم صاحب کی قیادت تسلیم کر لی لیکن یہ شروع اوائل عمر سے ہی بڑا جاہ طلب اور سازشی دماغ کا مالک تھا۔ حکیم نورالدین جب قادیانی گدی کے پہلے خلیفہ بنے تو وہ کافی ضعیف العمر ہو چکے تھے۔ خلافت کے تیسرے سال وہ گھوڑے سے گر گئے۔ اس کے بعد صحت اور بھی بگڑ گئی۔ بشیر الدین محمود نے سوچا کہ بڈھا زیادہ دن نہ نکالے گا۔ اس نے سوچا کہ باپ کی وفات پر تو چوک ہو گئی اب ایسی پلاننگ کہ حکیم صاحب کی وفات پر کوئی دوسرا خلیفہ نہ بن پائے۔ چنانچہ اپنے لیے گدی نشینی پکی کرنے کے لیے نوجوان قادیانیوں کی ایک تنظیم اپنی سربراہی میں بنائی۔ جس کا نام "انصار اللہ" رکھا اور ایک اخبار "الفضل" اور ایک رسالہ "تشحیذ الاذہان" کے نام سے نکالنا شروع کیا۔ یہ تنظیم اور رسالے مرزا کے پرانے ساتھیوں کے خلاف کیچڑ اچھالتے تھے یعنی ان ساتھیوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا شروع کر دیا جن سے یہ خطرہ ہو سکتا تھا کہ وہ حکیم صاحب کے بعد خلیفہ منتخب ہو سکتے ہیں۔ حکیم صاحب خود صلح جو آدمی تھے۔ چنانچہ ان کے چھ سالہ دور میں قادیانیوں کا کوئی بحث مباحثہ یا مباہلہ مسلمانوں سے نہیں ہوا جبکہ مرزا صاحب ہمہ وقت اشتعال انگیزی اور مباہلوں میں مصروف رہتے تھے چنانچہ حکیم صاحب کے دور میں مسلمانوں کو سکون ملا۔ اس کے علاوہ حکیم صاحب نے مرزا غلام احمد کے درجات کو اپنے دور میں اتنا بلند نہ کیا اور نہ ہی زیادہ القابات سے نوازا حکیم صاحب کی یہ باتیں بھی مرزا بشیر الدین محمود کو اچھی نہ لگتی تھیں۔ حکیم صاحب پر تو وہ کوئی الزام تراشی نہ کر سکتا تھا مگر مرزا کے پرانے ساتھیوں خاص کر محمد علی لاہوری، خواجہ کمال الدین، سید محمد حسین شاہ اور دیگر ایسے پرانے ساتھی جن سے گدی نشینی کا خطرہ تھا ان کے خلاف دن رات یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ یہ لوگ مرزا غلام احمد کا مقام اور مرتبہ گھٹا کر بیان کرتے ہیں اس لیے یہ سچے قادیانی نہیں۔ حکیم صاحب کے دور میں مسلمانوں کو تو سکون ملا لیکن خود ان کو اور انکے ساتھیوں کے لیے ان کے پیرومرشد کے اہل خاندان کے ہاتھوں نیند حرام رہی۔ حکیم صاحب اپنی خرابی صحت کی بنا پر حالات کو کنٹرول نہ کر سکے اور مرزا بشیر الدین محمود کو راہ راست پر لانے کی حسرت لیے ہوئے آنجہانی ہو گئے۔

حکیم صاحب کی رحلت کے وقت مرزا محمود نے فوراً اپنی تنظیم کے کارکنوں کے ذریعے اپنے ہم خیال قادیانیوں کو قادیان جمع کر لیا اور منصوبے کے مطابق ان سب نے مل کر نعرہ لگانا شروع کر دیا کہ مرزا محمود ہی خلیفہ ہوں گے۔ اس وقت مرزا صاحب کے پرانے ساتھیوں نے کھڑے ہو کر مرزا محمود کے خلاف بولنا چاہا مگر ان کے بندے پہلے سے تیار تھے۔ سب نے انکی بات سننے سے انکار کر دیا اور "مرزا محمود کو تخت خلافت مبارک ہو" کے نعرے لگانے شروع کر دیئے اور مرزا محمود نے بلاتوقف کھڑے ہو کر اپنے "خلیفہ دوم منتخب ہونے کا اعلان کر دیا" اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ فوراً قادیان سے باہر کے قادیانیوں کو بذریعہ پوسٹ اپنے خلیفہ ہونے کے

اشتہار (جو پہلے ہی طبع کرائے گئے تھے) بھجوا دیئے۔ خلیفہ بننے کے فوراً بعد مرزا محمود نے اپنے والد کے تمام پرانے ساتھیوں اور قادیانی اکابرین جن سے اس کی خلافت کو خدشہ ہو سکتا تھا کو قادیانی تنظیم سے خارج کر دیا۔ ان میں سرکردہ پرانی مقبول شخصیت مولوی محمد علی صاحب تھے۔ جن کو بہت تنگ کر کے قادیان سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا۔ مرزا صاحب کے پرانے ساتھیوں مولانا محمد احسن امروہی خواجہ کمال الدین۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ اور دیگر معروف ساتھیوں نے مولانا محمد علی کی امارت میں اپنا مرکز لاہور بنا لیا جن کے پیروکار لاہوری احمدی کہلانے لگے۔ خلیفہ بننے کے وقت مرزا محمود کی عمر صرف ۲۵ سال تھی اور اس نے اس نوجوانی میں اپنی خلافت سے سب رکاوٹیں اپنی اعلیٰ تخریبی منصوبہ بندی کی بدولت دور کر کے شاندار کامیابی حاصل کی اور اپنے باپ کے چھٹے ہوئے اور منجھے ہوئے پرانے ساتھیوں پر برتری حاصل کی۔ اس کامیابی کے بعد بھی مرزا محمود کو ہمیشہ دھڑکا سی رہا کرتی اور قادیانی اتنا مقبول نہ ہو جائے کہ خلافت اس کے خاندان سے چھن جائے کیونکہ یہ ایک سونے کا انڈا دینے والی مرغی ہے۔ چندوں۔ نذرانوں کی بھرمار۔ مریدوں اور مریدنیوں کی عقیدت اور خدمات کے مزے۔ مرزا محمود نے خود لکھا ہے جب وہ خلیفہ بنے تو خلافت میں صرف چند آنے تھے اور خود مرزا محمود کی ملکیت میں ایک پرانا ویران ساآموں کے درختوں پر مشتمل ایک باغ تھا خود میٹرک فیل تھے۔ کوئی ملازمت بھی نہ مل سکتی تھی مگر سازشی اور تخریبی پائی تھی۔ اس مفلس شخص کی وفات کے وقت اس کے پاکستان کے ہر شہر میں بنگلے جائدادیں اور سندھ کے کئی قصبات پر مشتمل بے حساب زمینیں اور کئی بینکوں میں اکاؤنٹ موجود تھے۔ مرزا محمود اور ان کے باپ کا خاندان حکیم نورالدین کی خلافت کے دوران اپنا چھ سال کسمپرسی کا دور نہیں بھولا۔ اس لیے انہوں نے آئندہ کے لیے خاندان مرزا سے باہر خلافت جانے کے تمام راستے مسدود کر دیئے ایک دفعہ مرزا محمود کے بھائی بشیر احمد نے اپنے والد کی ایک خواب شائع کرائی جس میں مرزا صاحب خربوزے کی پھانکیں مریدوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ ایک پھانک (شائد غلطی سے) انھوں نے باہر کے کسی مرید کو دی باقی سب پھانکیں خاندان میں تقسیم کیں۔ اس کی تعبیر "الفضل" میں یہ شائع کی گئی کہ صرف ایک خلیفہ (حکیم نورالدین) باہر سے بنا تھا اور خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی خلیفہ خاندان مرزا کے سوا ہو ہی نہیں سکتا ان خوابوں اور ہر طرح کی پیش بندیوں کے بعد بھی دھڑکا ہی رہتا تھا کہ کوئی دوسرا قادیانی خلافت کے لیے خطرہ نہ بن جائے (شاید خربوزے کی پھانکوں والی خواب پر بھروسہ نہ تھا) اس سلسلے میں حکیم نورالدین کے خاندان سے مرزا محمود کو بہت خدشہ رہتا تھا کیونکہ عام قادیانیوں کے دلوں میں

خلافت کی گدی مرزا غلام احمد
قادیانی کے خاندان میں مستقل
کرنے کیلئے قادیانی جماعت کے
پہلے سربراہ حکیم نورالدین کے
خاندان کو گھٹیا طریق سے
قادیانی تنظیم سے خارج کر دیا گیا

مرزا صاحب کی طرح ہی حکیم نورالدین اور ان کے خاندان کا احترام موجود تھا اور جو مرید قادیان خلیفہ سے ملنے آتے وہ حکیم نورالدین کے اہل خاندان سے بھی ضرور ملاقات کرنے جاتے۔ مرزا محمود اور اس کی والدہ اور اہل خاندان کو یہ بات بھی کھلتی تھی اور ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ حکیم نورالدین کی اولاد بھی لائق فائق تھی اور مرزا محمود کی طرح میٹرک فیل نہ تھی۔ سب سے بڑے لڑکے میاں عبدالحئی تھے۔ مرزا محمود نے ان سے دوستی گانٹھی۔ خلافت کے دو تین سال بعد اچانک میاں عبدالحئی کی موت کی خبر پھیلی۔ معلوم یہ ہوا کہ زہر خورانی سے موت واقع ہوئی ہے۔ میاں عبدالحئی قادیانی جماعت میں بڑے مقبول تھے۔ ان کی موت سے مرزا محمود کو آئندہ خلافت کے لیے ایک بڑے خطرے سے نجات ہوئی۔ حکیم نورالدین کے دوسرے لڑکے میاں عبدالسلام تھے جو بہت بڑے زمیندار تھے اور تیسرے میاں عبدالوہاب عمر تھے جو اپنے والد کی طرح لائق طبیب تھے۔ یہ دونوں قادیانی تنظیم کے امور سے دلچسپی نہ لیتے تھے اپنے کام سے کام رکھتے تھے۔ اس لیے ان سے مرزا محمود کو کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوا لیکن ان کے خلاف پروپیگنڈہ جاری رہتا تھا تاکہ یہ بددل ہو کر قادیانی افراد کی نظروں سے دور رہیں۔ حکیم نورالدین کا چھوٹا لڑکا میاں عبدالمنان عمر تھا جو کہ مرزا محمود کے بیٹے مرزا ناصر احمد کا ہم عمر تھا (مرزا ناصر جو بعد میں قادیانیوں کے تیسرے سربراہ بنے) عبدالمنان بڑا ہو کر بہت لائق نکلا ایم اے کے علاوہ عربی فاضل بھی تھے پھر پی ایچ ڈی بھی کیا۔ تقریر بھی بڑی اچھی کرتے تھے جبکہ مرزا ناصر تقریر کر ہی نہیں سکتے تھے پھر بھی عبدالمنان سے مقابلہ کے لیے انکی تقریر قادیانیوں کے جلسہ سالانہ پر ضرور رکھی جاتی تھی مگر مرزا ناصر کی تقریر اس قدر بور ہوتی تھی کہ قادیانی جلسہ کے میدان سے اپنی چادریں اٹھا اٹھا کر جھاڑنا شروع کر دیتے تھے اور باہر نکلنے لگ جاتے تھے۔ سارا میدان گرد سے بھر جاتا۔ اسٹیج سے اپیل ہوتی مگر کوئی نہ رکتا۔ اسی طرح قادیانیوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ کے صدر کے سالانہ انتخاب میں ہر سال عبدالمنان عمر کا نام پیش ہونے لگا پہلے تو منان کی تھوڑی بہت اکثریت ہوتی جسے ہیرا پھیری سے کمی میں بدل کر مرزا ناصر کے صدر ہونے کا اعلان کر دیا جاتا یہ صورت حال بڑھاپے میں مرزا محمود کے لیے پھر پریشانی کا باعث بنی۔ وہ ہر قیمت پر اپنے بیٹے ناصر احمد کو آئندہ خلیفہ بنانا چاہتے تھے مگر اب پھر حکیم نورالدین کا خاندان انہیں اپنے لیے خطرہ محسوس ہونے لگا لیکن مشکل یہ تھی کہ حکیم نورالدین کی بیگم صاحبہ اور ان کے بڑے صاحبزادے میاں عبدالسلام صاحب زندہ تھے قادیانی ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ ان کی زندگی میں ان کے کسی اہل خاندان کے خلاف کوئی اقدام اٹھانا مرزا محمود کے لیے بہت مشکل اور خطرناک بھی ہو سکتا تھا۔ اس لیے وہ موقع کی تلاش میں رہے آخر حکیم نورالدین کی بیگم صاحبہ اور چند سال بعد میاں عبدالسلام بھی انتقال کر گئے۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء کے بعد میاں عبدالوہاب عمر،

ختم نبوت فی القرآن

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور رد قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال: حدیث شریف میں ہے "لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً" یعنی اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے، مطلب یہ ہوا کہ نبوت ممکن ہے۔

جواب: اس سے پہلے کہ حدیث شریف کی وضاحت پیش کروں۔ صحیح بخاری سے حضرت اسماعیل بن ابی خالد کا قول پیش کرتا ہوں۔ جو انہوں نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے بارے میں فرماتے ہیں۔

۱۔ اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ میں نے ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضؓ کو دیکھا۔ فرمایا وہ بہت چھوٹی عمر میں خدا کو پیارے ہوگئے۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں: (صحیح بخاری)

۲۔ (۱) قال ابن عباس یرید لولم اختم به النبیین لجعلت لهٔ ابنا یکون بعده نبیا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی مراد آیت خاتم النبیین میں یہ ہے کہ اگر میں آپؐ پر انبیاء کے سلسلے کو ختم نہ کرتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بیٹا عطا کرتا جو آپؐ کے بعد نبی ہوتا۔ (۲) مروی عن عطاء ان اللہ لما حکم ان لا نبی بعده لم یعطه ولدا ذکرا یصیر رجلا (کذا فی المعالم) عطاؒ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ فیصلہ فرمادیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی لڑکا ایسا نہیں دیا جو اَحد جل کر مرد بنے۔

۳۔ اسی طرح ابو عمر ابن عبد البر طارق، اسماعیل بن عبد الرحمٰن سُدّی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم اتنے بڑے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم گہوارے کو بھر دیتا تھا۔ اگر زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ (منقول از حجۃ اللہ صدرہ باب ختم نبوۃ)

۴۔ اسی طرح ملا علی قاری موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں "لو عاش اربعین وصار نبیا لزم ان لا یکون نبیا خاتم النبیین" ترجمہ: اگر حضرت ابراہیم زندہ رہ کر چالیس برس کے ہوجاتے اور نبی بن جاتے تو ہمارے نبی آخری نبی نہ رہتے۔

(۱) اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا کوئی اور اللہ ہوتا تو فساد ہو جاتا۔ کیا دو اللہ ممکن ہیں۔

۵۔ ایسے جملوں میں دوسری بات کی نفی سے پہلی بات کی نفی ہوتی ہے۔ اور دوسری کے اثبات سے پہلی کا اثبات ہوتا ہے۔ (یعنی ثانی نفی اول اور اثبات ثانی سے اثبات اول ہوتا ہے) اب چونکہ زمین اور آسمان میں فساد نہیں ہوا۔ پس یہ ثبوت ہے اس چیز کا کہ زمین و آسمان میں اللہ کے علاوہ اللہ نہیں بالکل اسی طریقے پر "لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا" کو سمجھنا چاہیے چونکہ حضرت ابراہیم رضؓ نبی نہیں بن سکتے تھے۔ لہٰذا وہ زندہ بھی نہ رہ سکے (ثانی کی نفی سے اول کی نفی بھی ہوگئی)

یہ حدیث ابن ماجہ کی ہے اور ابن ماجہ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس کا راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان متروک ہے مدارج النبوت میں ہے کہ اس کا اعتبار نہیں۔

۷۔ مرزائیوں کے رسالہ "آیت خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک" کے مصنفین سے سوال ہے کہ "فیصلہ کن ارشادات نبوی" کی سرخی کے تحت تمہارا یہ لکھنا کہ "بعض علماء" اس کا مفہوم بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو اس وجہ سے بچپن میں وفات دے دی کہ کہیں بڑے ہو کر نبی نہ بن جائیں۔ اور اس طرح آیت خاتم النبیین کے مفہوم پر زد نہ آئے" کیا پچھلے صفحات پر پیش کردہ دلائل کی موجودگی میں تمہارا یہ جملہ تمہاری علمی بددیانتی کا ثبوت نہیں ہے؟ کیا یہی اتہام حضرت اسماعیل بن ابی خالد، ابی اوفیٰ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی باندھو گے۔ بینوا وتوجروا

دوم یہ کہ اس رسالے کے ص۴۹ پر فتاویٰ حدیثیہ کا یہ جملہ تم نے نقل کیا ہے "اما واللہ انہ نبی ابن نبی" کہ خدا کی قسم یہ نبی ابن نبی ہے۔ اگر حضرت ابراہیم نبی ابن نبی تھے۔ تو پھر انہیں نبی کیوں نہیں کہا جاتا اور مانا جاتا؟

جاری ہے

گستاخ رسول اور گستاخ صحابہ رضؓ کی سزا

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ جو شخص انبیاء علیہم السلام کو برا کہے اس کو قتل کر دیا جائے۔ اور جو شخص میرے صحابہ کو گالی بکے اس کی دُرّوں سے پٹائی کی جائے

(رواہ الطبرانی صواعق محرقہ ص۳)

رہا ہے۔ وہ دن قریب ہے جب قادیانیت دم توڑ دے گی۔

کبھی ہم نے سوچا کہ ہم میں کیا کمی اور خامی ہے۔ دراصل اہل علم گوشہ نشین ہو گئے۔ انہیں اپنے علم اور عمل سے عوام الناس کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کرنا چاہیے۔ اور قادیانیت کا راز فاش کرنے پر مزید توجہ دینی چاہیے۔

ہماری نجات اور شفاعت صرف اطاعت خدا اور اطاعت رسول ؐ میں مضمر ہے۔ اور یہی قادیانیت کی موت ہے۔ ختم نبوت کی للکار قادیانیت پر کاری وار کی حیثیت رکھتی ہے۔ ختم نبوت سے قادیانیت کا کیا مقابلہ اور کیا نسبت، یعنی حق کیا باطل، خدا ہمیں عقیدہ ختم نبوت پر زندہ اور ختم نبوت پر موت دے، خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم ختم نبوت کے پرچار کی راہ میں اپنا تن من سب کچھ نثار کر دیں۔ تاکہ روز محشر شرمندگی نہ اٹھانا پڑے۔

کی محمد ؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

بقیہ از: عشر و مویشیوں کی زکوٰۃ

ہوگا۔ چاہے شہد کی مکھیاں پرورش کی گئی ہوں۔ چاہے خود آکر بیٹھ گئی ہوں۔

(۶) اسی طرح اگر پہاڑ یا جنگل سے شہد حاصل کیا گیا ہو تو اس میں بھی عشر واجب ہوگا۔

(۷) اگر کچھ زمین بارانی ہو اور کچھ چاہی اور دونوں کی پیداوار ایک جگہ مخلوط ہو گئی ہو تو پھر جو پیداوار زائد ہے اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر عشر (دیکھ) والی پیداوار زائد ہے تو عشر واجب ہوگا اور اگر نصف عشر (دیکھ) والی پیداوار زائد ہے تو نصف عشر دیا جائے گا۔ اگر دونوں پیداواریں برابر ہیں تو پھر فی من تین سیر کے حساب سے واجب ہوگا۔

(۸) جو زمینیں مہاجروں کو کلیم میں ملی ہوں یا جو زمینیں مسلمانوں کے پاس وراثتاً باپ دادا سے چلی آتی ہیں جن کے متعلق یقیناً یہ بات معلوم نہ ہو کہ کسی غیر مسلم سے خریدی گئی ہیں۔ وہ سب کی سب عشری ہی شمار ہوں گی۔

(۹) تمباکو، افیون وغیرہ کی اگر کاشت کی گئی ہو تو اس پر عشر واجب ہوگا اور اس کی قیمت خیرات کرنا واجب ہے

(۱۰) گورنمنٹ کی مالگذاری ادا کر دینے سے عشر ادا نہیں ہوتا جس طرح انکم ٹیکس دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔

(۱۱) لیسن، اچری، جوار وغیرہ جو گھاس جانوروں کو کھلانے کے لیے بوئی جاتی ہے۔ اس میں بھی عشر واجب ہے یا تو عشر کے مطابق چھوڑ دی جائے یا کل کی قیمت لگا کر عشر کے مطابق قیمت ادا کر دی جائے۔

(۱۲) جو زمین غیر مسلم سے خریدی گئی ہو وہ خراجی کہلاتی ہے اس پر عشر واجب نہیں ہوتا۔ بلکہ جو خراج (مالگذاری) گورنمنٹ نے مقرر کر رکھا ہے صرف وہی ادا کرنا پڑتا ہے

بقیہ از: حضرت عمرؓ

حملہ کیا۔ جس سے آپؓ شدید زخمی ہو گئے۔ اور نماز کے لیے اپنے مصلے پر ایک صحابیؓ کو قائم مقام امام مقرر کیا۔

صحابہ کرامؓ نے اس ظالم کو پکڑنا چاہا تو ۹ صحابیؓ شہید ہو گئے ایک صحابیؓ نے جب پکڑنے کے لیے کمبل اس پر ڈالا تو اس بے ایمان نے اپنے ہی پیٹ میں خنجر مار کر خودکشی کر لی۔ دوسری جانب امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخموں کی تاب نہ لا کر یکم محرم الحرام سن ۲۴ھ کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ ہر ایک مرنے پر ماں باپ دوست احباب روتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کی شہادت پر پورا اسلام رو دیا۔

بقیہ از: فضائل صدقات

اس مجمع کے پاس کھڑے ہو کر اول سلام کیا، پھر فرمایا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو خوشخبری دو، اس پتھر کی جو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر وہ ان کے پستان پر رکھ دیا جائے گا۔ جس کی گرمی سے اور شدت سے گوشت وغیرہ پک کر مونڈھے کے اوپر سے ابلنے لگے گا۔ اور پھر وہ پتھر مونڈھے پر رکھا جائے گا۔ تو وہ سب کچھ پستان سے بہنے لگے گا۔ یہ کہہ کر وہ مسجد کے ایک ستون کے پاس جا کر بیٹھ گئے احنفؒ کہتے ہیں کہ میں ان کو جانتا نہ تھا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ میں ان کی بات سن کر ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ اور اس ستون کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے عرض کیا کہ اس مجمع والوں نے آپ کی بات کی طرف کچھ توجہ نہیں کی بلکہ اس گفتگو کو ناپسند سمجھا۔ وہ فرمانے لگے، یہ بیوقوف ہیں کچھ سمجھتے نہیں ہیں۔ مجھ سے میرے محبوب نے کہا تھا (احنف نے پوچھا کہ آپ کے محبوب کون؟ کہنے لگے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم) اے ابوذر! تم احد کا پہاڑ دیکھتے ہو۔ میں یہ سمجھا کہ کسی جگہ کام کو بھیجنا مقصود ہے اس لیے یہ دکھلانا ہے کہ کتنا دن باقی ہے۔ میں نے کہا جی ہاں دیکھ رہا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے اس پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میرا دل چاہتا ہے کہ اس سارے کو خرچ کر دوں مگر تین دینار (جن کا بیان اور روایات میں آیا ہے) اس کے بعد ابوذرؓ نے کہا لیکن یہ لوگ سمجھتے نہیں۔ دنیا کو جمع کرتے جاتے ہیں اور مجھے خدا کی قسم نہ تو ان سے دنیا کی طلب نہ دین کا استفسار کرنا ہے۔ (پھر میں کیوں دوں مجھے تو صاف کہنا ہے)

(ختم)

بقیہ از: اخبار ختم نبوت

شامل تفتیش کیا جائے۔ (۳) ڈاکٹر شاہ سلطان جو کہ ۱۵ اکتوبر کو ریٹائر ہوا ہے پھر ملازمت میں توسیع کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ پہلے ٹی آئی کالج ربوہ اور گورونانک ڈگری کالج ننکانہ صاحب میں اپنے مذہب کا پرچار کرتا رہا ہے اور اس کی مرتد بیوی بھی قادیانیوں کی مدد کرتی ہے۔ اس لئے اس کی ملازمت میں توسیع کو ختم کیا جائے (۴) چوکی ننکانہ صاحب کے انچارج کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے کیوں کہ وہ قادیانیوں سے ساز باز کر رہا ہے جو کہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے برابر ہے۔

بقیہ: قادیانی خلافت

اور میاں عبدالمنان عمر صحیح معنوں میں یتیم ہو گئے اور مرزا محمود کے سازشی شکنجے میں آ گئے۔ پہلے تو میاں عبدالوہاب کے خلاف اخبار الفضل میں اپنے حواریوں سے باقاعدہ اس قسم کے مضمون لکھوانا شروع کئے کہ وہاب جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتا۔ قادیانیت سے لاتعلق ہو رہا ہے مسجد میں نماز پڑھنے نہیں آتا ہے۔ اس کا ایمان کمزور ہے۔ انہی دنوں قادیانی تنظیم خدام الاحمدیہ کے صدر کا انتخاب ہوا تو عبدالمنان عمر زبردست اکثریت سے جیت گئے لیکن خلیفہ محمود کی چالبازی دیکھئے کہ اعلان کر دیا کہ آئندہ سے خدام الاحمد کا صدر خلیفہ خود ہو گا چنانچہ میاں عبدالمنان کے ساتھ پھر زیادتی کی اور خود صدر بن جانے کے بعد نائب صدر مرزا ناصر احمد کو بنا دیا۔ صدارت بھی بیٹے کے ہاتھ سے نہ جانے دی اور عبدالمنان عمر کو مات بھی دیدی مگر اللہ جسے عزت دے۔ انہی دنوں عبدالمنان کو امریکہ سے ایک یونیورسٹی نے لیکچرز دینے کے لیے بلایا۔ عبدالمنان کو وہاں گولڈ میڈل انعامی شیلڈ اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں بھی ملیں ان اعزازات نے خاندان مرزا کے لیے جلتی پر تیل کا کام کیا اور مرزا محمود کی نیند حرام ہو گئی اور غیظ و غضب میں اس نے آخری وار کیا یعنی منان صاحب کی غیر حاضری میں عبدالوہاب اور ان کے خلاف اخبار الفضل میں مہم چلائی کہ یہ لوگ خلیفہ کے خلاف ہیں اور اپنی خلافت کے کوشاں ہیں۔ عبدالوہاب بیچارے سیدھے سے آدمی تھے نہ ان کا کوئی اخبار تھا جو ان کی طرف سے کوئی شائع کرتا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ شاید خلیفہ صاحب کو کوئی غلط فہمی ہو گئی۔ عقیدت سے ایک خط لکھا جس میں ان کی زیادتیوں کے پیش نظر لکھ دیا کہ "آپ سے ہمیں بہت میٹھی قاشیں کھانے کو ملی ہیں اب کے ایک کڑوی بھی سہی" مرزا محمود نے تو اس خط سے آسمان سر پر اٹھا لیا کہ "دیکھو کہتے ہیں کہ اللہ کا خلیفہ کڑوی قاشیں کھانے کو دیتا ہے۔ حد ہو گئی ان کی بے ایمانی کی" ساتھ ہی چیلوں چانٹوں نے "الفضل" میں خلیفہ کی سرپرستی میں سر ملائی اور تان اس پر توڑی کہ حکیم نورالدین کے خاندان پر طرح طرح کے من گھڑت الزامات لگا کر میاں عبدالوہاب عمر اور عبدالمنان عمر اور سب اہل خاندان کو خارج از قادیانیت قرار دے دیا۔ اور ان سے تعلق رکھنا منع ہو گیا۔ بائیکاٹ ہو گیا۔ میاں منان امریکہ میں ہی تھے۔ ان کے بال بچوں کو تنگ کرنا شروع کیا۔ بیوی بیچاری بچوں کو لے کر ربوہ سے نکل کر لاہور رشتہ داروں کے پاس چلی گئی۔ مرزا محمود نے اپنے خطبات میں پرزور اعلان کیا کہ "حکیم نورالدین کے خاندان نے خلیفہ سے ٹکر لی ہے۔ یہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ در در کی بھیک مانگیں گے۔ کاسہ گدائی لے کے گھومیں گے کوئی انہیں بھیک نہیں ڈالے گا۔" اور اکثر قادیانی حضرات یہی سمجھتے ہیں کہ خاندان تباہ ہو گیا۔ نہیں ایسا نہیں ہوا۔ جب عبدالمنان عمر امریکہ سے واپس ربوہ آئے تو اخراج از جماعت کا علم ہوا انہوں نے اپنے اخراج اور بیوی بچوں کو تنگ کرنے کی وجہ پوچھی۔ خلیفہ سے ملنا چاہا ملنے نہیں دیا گیا۔ انکے پرائیویٹ سیکریٹری نے کہا کہ خلیفہ صاحب کہتے ہیں کہ پہلے معافی مانگو منان صاحب ہر ایک سے پوچھتے کہ کس بات کی معافی مانگوں وجہ تو بتاؤ۔ مگر سب چھچے اور اندھے مرید یہی کہتے کہ بس خلیفہ کے پیر پکڑ لو ورنہ عذاب آ جائیگا۔ گھر بار پر تو خلیفہ کے گماشتے قبضہ کر چکے تھے اس لئے منان صاحب بھی بیوی بچوں کو تلاش کرتے لاہور پہنچے۔ آدمی بہت لائق اور کوالیفائڈ تھے۔ لاہور میں جاتے ہی پنجاب یونیورسٹی میں انسائیکلوپیڈیا میں ڈاکٹر عبداللہ صاحب کے ساتھ ڈائریکٹر ہو گئے اور کئی ہزار مشاہرہ مقرر ہوا۔ جبکہ ربوہ میں انہیں خلیفہ صاحب کی نوکری سے ساڑھے تین سو روپے ماہانہ تنخواہ ملتی تھی۔ ان کی اہلیہ پنجاب یونیورسٹی سے عربی اور انگلش میں ایم اے گولڈ میڈلسٹ تھیں انہوں نے اسمبل والوں کے اسکول پنڈی میں اپلائی کیا اور اپنی قابلیت کی بنا پر پرنسپل مقرر ہوئیں اور بہت جلد ان کا مشاہرہ ہزاروں میں مقرر ہو گیا۔ جبکہ ربوہ میں اسکول میں پڑھانے پر صرف ڈھائی سو روپیہ مہینہ ملتا تھا اور اس فیملی کو رہنے کے لیے کچا مکان دیا گیا تھا۔ میاں صاحب (میاں عبدالمنان عمر) کے تینوں بچے بہت لائق نکلے۔ بڑا لڑکا ایم اے ہے اور جرمنی میں بڑے عہدے پر فائز ہے دوسرا لڑکا انجینئر ہے اور کینیڈا میں ایک بڑی فرم میں ڈائریکٹر ہے۔ بیٹی ڈاکٹر ہے اور امریکہ میں مشہور سپیشلسٹ ڈاکٹر ہے اور اپنا ہسپتال بھی چلا رہی ہے۔ میاں صاحب اور انکی اہلیہ کچھ سال لاہوری گروپ کے عہدیدار بھی رہے ہیں مگر اب ان سے بھی بددل ہو گئے۔ تنظیم کے عہدے چھوڑ چکے ہیں۔ پرسکون زندگی گذار رہے ہیں۔ سارا سال بچوں کے پاس یورپ امریکہ گذارتے ہیں۔ سردیوں میں ایک دو ماہ پاکستان اپنے رشتہ داروں کو ملنے آ جاتے ہیں۔

عامۃ المسلمین کے لیے تو یہ حالات دلچسپی کا باعث ہوئے ہوں گے لیکن قادیانی حضرات کے لیے یہ حالات خاص طور پر توجہ طلب ہیں۔ کیا خدائی سلسلے اور خلیفے ایسے ہوتے ہیں اور انکے طور طریق اور لچھن ایسے ہی ہوتے ہیں کیا ایسی تخریبی کارروائیاں چند روزہ زندگی اور عارضی گدی کے لیے روحانی شخصیتوں کو زیب دیتی ہیں؟ آپ قادیانیوں میں سے اکثر قادیانیوں کو میاں عبدالمنان عمر اور خاندان حکیم نورالدین (آپ کے خلیفہ اول) کے بارے میں مرزا محمود کے یہ الفاظ یاد ہونگے کہ "یہ کاسہ گدائی لے کے گھومیں گے کوئی انہیں بھیک نہ ڈالے گا" ان کے ابا بھی جس سے بگڑ جاتے تھے اسے ایسی ہی پیشگوئیاں اور دھمکیاں سنایا کرتے تھے جو کبھی پوری ہوئیں نہ ہوں گی مگر افسوس ہے کہ عقل کے اندھے رجوع نہیں کرتے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم

کیونکہ "ختم نبوت" پوری دنیا میں جاتا ہے اگر میاں عبدالمنان اور ان کی فیملی کی نظر سے یہ مضمون گزرے تو ان سے بھی درخواست ہے کہ خدارا آپ مسلمان ہو جائیں یہ آپ کی آخرت کیلئے بہتر ہوگا۔

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered No. M-166

اگر چندہ کی حاجت ہے تو . . . .

اگر چندہ کی حاجت ہے تو کر دعویٰ رسالت کا
بغیر اس ڈھونگ کے چندہ مہیا ہو نہیں سکتا

سُنا ہے قادیاں میں بانسری بجتی ہے گوکل کی !
مگر ہر بانسری والا کنہیا ہو نہیں سکتا

یہ آساں ہے کہ بدلے جون اور بچھو بنے لیکن
کبھی بھی شہد کی مکھی سے ممتیا ہو نہیں سکتا

اگر مکہ سے بھی وہ ڈھیچوں ڈھیچوں کرتا آجائے
قیامت تک خرِ عیسےٰ گویا ہو نہیں سکتا

مجدد الف ثانی سے غلام احمد کو کیا نسبت
ثریٰ کتنا بھی اونچا ہو ثریا ہو نہیں سکتا

برادر خواندگی کی شرط اگر ہے میرزائیت
قیامت تک بھی ہم سے یہ تو بھیا ہو نہیں سکتا

سرشت مردِ مومن کا بدلنا غیر ممکن ہے
چنبلی کا یہ پودا بھٹ کٹہیا ہو نہیں سکتا

وطن کے پوجنے والو تعلق نوعِ انسان کا
تلاطم سے محبت کا تلیتا ہو نہیں سکتا

جسے اسلام کی عزت پہ کٹ مرنا نہ آتا ہو
مسلمانوں کے بیڑے کا کھویا ہو نہیں سکتا!

مولٰینا ظفر علیخان رح